

رسول خدا و مہدی اہل بیت کے عرق سے سب اہل ایمان اور کافروں کے عرق سے یہود و نصاریٰ و مجوس
 و غیر ہم کی ارواح اور پشت کے عرق سے بیت المعمور و کعبہ و بیت المقدس اور ساری دنیا کی مسجد نکی زمین اور
 پاؤں کے عرق سے زمین پر سب چھمٹک اور جو کچھ اوس میں ہو سب پیدا ہوا پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نور
 میرے حبیب نظر کر سوا اوس نے دیکھا اپنے آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور دہانے ایک نور اور بائیں ایک
 نور چاروں یا رتھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہر اوس رخ سے نشر ہزار برس پہلے کی تب حق تعالیٰ نے اوس سے
 ارواح انبیاء کو پیدا کر کے اوسے آلا لہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہلا یا پیغمبرِ سرخ سے ایک قندیل شفاف پیدا کی اور
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کو جسطح دنیا میں تھی وی طرح بنا کر قندیل میں رکھا اور تمام روحوں کو اسکے گرد
 طواف کیا اور نشر ہزار سال تک تسبیح و تہلیل کی پر خدای تعالیٰ نے سب کو حکم کیا کہ اؤ کی طرف دیکھیں سو جسے اسکے
 سر کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا اور جسے پیشانی کو دیکھا امیرِ دل ہوا اور جسے ہونٹوں کو دیکھا نقاش ہوا اور جسے
 کانوں کو دیکھا صاحبِ تمتع و صاحبِ قبال ہوا اور جسے آنکھوں کو دیکھا حافظِ قرآن ہوا اور جسے رخساروں کو دیکھا
 سخی عاقل ہوا اور جسے بینی کو دیکھا طبیب و عطار ہوا اور جسے ہونٹوں کو یاد آنتوں کو دیکھا خوب رو ہوا اور جسے مونہ کو
 دیکھا روزہ دار ہوا اور جسے زبان کو دیکھا پادشاہوں کا قاصد ہوا اور جسے حلق کو دیکھا واعظ و مؤذن ہوا اور جسے
 ڈاڑھی کو دیکھا جما کر نیوالا ہوا اور جسے گردن کو دیکھا تاجہ ہوا اور جسے دونوں بازوؤں کو دیکھا تیغ زن اور نیزہ باز ہوا
 اور جسے صرف اپنے بازوؤں کو دیکھا حجام ہوا اور جسے صرف بائیں بازو کو دیکھا جلا دہوا اور جسے دہنی ہتھیلی کو
 دیکھا صراف ہوا اور جسے بائیں ہتھیلی کو دیکھا ناپنے جوکنے والا ہوا اور جسے دونوں ہتھیلیوں کو دیکھا سخی صاحبِ حساب
 ہوا اور جسے دونوں ہاتھوں کی پشت کو دیکھا بخیل ہوا اور جسے دہانے کی اؤنگلیوں کو دیکھا کاتب ہوا اور جسے
 بائیں ہاتھ کی اؤنگلیوں کو دیکھا درزی ہوا اور جسے سینہ کو دیکھا عالم و مجتہد ہوا اور جسے پشت کو دیکھا متواضع اور
 شرع کا طبع ہوا اور جسے پہلوؤں کو دیکھا غازی ہوا اور جسے شکم کو دیکھا قانع و زاہد ہوا اور جسے زانوؤں کو دیکھا راکع
 و ساجد ہوا اور جسے پاؤں کو دیکھا شکاری ہوا اور جسے قدم کے نیچے دیکھا برا چلنے والا ہوا اور جسے پرچہ پائیں کو دیکھا
 سرودی ہوا اور جسے نڈ دیکھا یہودی و نصرانی و کافر و سرکش ہوا اور جانا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے نماز کو لفظ احمد کی صورت پر
 مقرر کیا قیام اللیل کے مانند اور رکوع کے مانند اور سجدہ ہم کے مانند اور نشست وال کے مانند اور خلق کو لفظ محمد
 کی صورت پر پیدا کیا سترم کی طرح گول و در دونوں ہاتھ کے مانند اور شکم میم کے مانند اور دونوں پاؤں وال کے
 مثال در کوئی کافر و نکی صورت پر بنایا نجا بلکہ صورتیں و نکی بدل یجائیگی تمام ہوا پہلا باب مقرر جم کہتا ہے
 اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا تو سب کو کافر ہی و سی سے ہو
 اور اس کو کائنات میں نالازم آتا ہے کہوں میں نور محمدی اہل تمام شیا کا ہوا و فروع کے آثار و احکام اہل بہر

جاری ہیں ہوتے کیونٹی سے سبزہ اور داہ پیدا ہوتا ہے اور سبزے اور دانے سے جانورون کا گوشت اور یہ ملک
انسان کی غذا ہوتی ہے اور وہ غذا سوز کی پشت پر پونچ کر لطفہ بنتی ہے اور عورت کے سینہ پر پونچکر دو وہ اور رگون پر
پونچکر خون اور مشانہ میں جا کر بول اور ہر جگہ نیا حکم اور نیا اثر پیدا کرتی ہے اور مٹی اون حکمون اور اثر وں سے
مٹا کر اسطرح سیاہی کہ دوات میں ہے سب حرفون کی اصل ہے لیکن قرآن کے حروف جب اوس سے بنے
ہیں تب یہ حکم پیدا کرتی ہے کہ ناپاک آدمی و سکونہ چو کے اور ریزید و شیطان کا نام جب اوس کے لکھا جاتا ہے تو قافل
تعلیم نہیں ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّی اسی واسطے کہتے ہیں کہ سب اشیا کی اصل ہیں کیون
کہ اُمّ کا لفظ زبان عربی میں بھی اصل کے آتا ہے جیسے اُمّ القریٰ لکہ کہ سب گانوں کا اصل ہے اور اُمّ الکتاب
سورہ فاتحہ کہ تمام قرآن بطرز جمال و س میں مندرج ہے اور اسی طرح اُمّ الدماغ و اُمّ الامراض وغیر ذلک

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدائش میں

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ملک ملک کی خاک سے پیدا کیا کھنڈ
کی خاک سے اور سینہ دھنیا کی خاک سے اور پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونوں ہاتھ پورب کی مٹی سے اور
دونوں پاؤں چھم کی مٹی سے اور ایک وایت یہ ہے کہ سر بیت اقدس کی خاک سے اور چہرہ ایک بشت کی خاک
اور دانت ہند کی خاک سے اور ہاتھ کعبہ کی خاک سے اور بڑیاں پہاڑ کی خاک سے اور بعضے اعضا بابل کی خاک
سے اور پشت عراق کی خاک سے اور دل فردوس کی خاک سے اور زبان طائف کی خاک سے اور
آنکھیں حوض کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت اقدس کی خاک سے تھا اس سبب عقل و فہم و لطف کا مکان ہوا
اور موندہ کہ بشت کی خاک سے تھا محل برزیت ہوا اور آنکھیں کہ حوض کوثر کی خاک سے تھیں موضع مباحث ہون
دانت کہ ہند کی خاک سے تھے جاے حلاوت ہوئے اور ہاتھ کہ کعبہ کی خاک سے تھے مقام سخاوت ہوئے اور پشت
عراق کی خاک سے تھی قوت کی جگہ ہوئی اور وہ بعض اعضا کہ خاک بابل سے تھی موضع شہوت تھے اور استخوان
کہ پہاڑ کی خاک سے تھی مضبوطی اور کراپن کی جگہ ہوئے اور دل کہ بشت فردوس سے تھا معدن ایمان عرفا
ہوا اور زبان کہ طائف سے تھی مکان شہادت کی یعنی اَشْہَادُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے کی ہوئی اور آدم علیہ السلام
کے بدن میں نور و ازے بنائے سات چہرے میں دو آنکھیں دو کان دو نینے ایک مونہ و دو موضع خضوع
اور او سکون پانچ حواس لیے بصر و سمع و ذوق و شہ و لمس و حسیہ روح کو حکم دیا کہ اوسکے مونہ میں یا دماغ میں دا
ہوے روح دو سو برس تک اوسکے گرد پری پہر آنکھوں میں اور تری اور جسم کو دیکھا تو مٹی پایا پہر جب کانوں
پو بھی فرشتوں کی تسبیح سنی پہر اپنے میں او تر کر چنکی اور پشتر اس کہ چنیک سے فراغت پاسے حق تعالیٰ نے

اوسے اٹھٹھ گنا سکھایا پھر جب اوسنے اٹھٹھ گنا تک اسی قتالی نے فرمایا جتنا تک یا آدم پر سینہ میں اتر کر
اوسنے کا ارادہ کیا لیکن اوسنے نہ سکی یہی معنی میں حق تعالیٰ نے فرمایا وکان الانسان نجوا یعنی آدمی بڑا جلد باز تو پھر
جب بیت میں پونجی کا ٹیکہ محتاج ہوئی پھر تمام بدن میں پھیل گئی تب ساری مٹی خون گوشت و رگ و پڑ بنگی پھر
حق تعالیٰ نے اوسے ناخن کا لباس پہنا دیا سر سے پاؤں تک سفید شفاف چمکتا ہوا کہ ہر دن اوس کا حسن رہتا
تھا پھر جب اوس گناہ کیا وہ خلعت و تار لی گئی اور ذرا سا نشان یا دو گار کپو اسطے اوٹھکھلون میں چھوڑ دیا گیا پھر
جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو بنا سنا چکا اور روح اوس کے بدن میں داخل ہو چکی نور محمدی اوس کے ماتھے پر
پونچھا راہ دو ہفتہ کے مانند چمکا پھر انہیں ہشتی تخت پر بٹھلایا اور فرشتوں نے کہا ربنا سو برس تک ونگو ہما
کے عجائبات و کملا سے پہلے اوس کے واسطے مشک خالص سے ایک گھوڑا پیدا کیا گیا جس کا نام مہمومہ تھا اور موتی
سونگے کے دو بازو رکھتا تھا سو آدم علیہ السلام اوس پر سوار ہوئے اور جبریل علیہ السلام نے اوس کی باگ پکڑی اور
سیکائیل و اسرافیل اپنے بائیں جلو میں پہلے اور اسماعیل و اسماعیل کا تاشا اوٹھکھلایا اور وہ فرشتوں کو سلام کرتے تھے
اور کہتے تھے اے سلام ملکیم سو فرشتے کہتے تھے و ملکیم کہ سلام پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم تیرے اور تیری
ایمان دار اولاد کے درمیان قیامت تک یہی تخت ہے تمام ہوا و دوسرا باب مقرر جم کہتا ہے یہاں معلوم ہوا
کہ جو اس وقت کے بہترے مسلمان بجائے اسلام علیکم کے بندگی مجرا آداب وغیرہ نئے نئے اوسنے الفاظ کہتے
ہیں جنہیں شرع نے نہیں بتایا سوا ونگا کہنا اچھا نہیں کیونکہ اس میں قدیمی سنت کا ترک کرنا اور نئی باتوں کا اپنی طرف
بجاء دینا لازم آتا ہے اور مشکوٰۃ میں ہے کہ اسلام سے پیشتر لوگ آپس میں اہم اللہ پاک عینا کہتے تھے جب اسلام پہلا
اوسکے بجائے اسلام علیکم مقرر ہوا اور وہ مقرر ہوا اور ہند میں ایک اور یہ رسم ہے کہ اگر اہل حرفہ وغیرہ جو چاہیں
است کہلاتے ہیں بڑا آدمیوں سے اسلام علیکم کہیں تو وہ لوگ حد بدر خفا ہوں اور ازل و بیچاروں کو ایذا پہنچاؤں
سو علاج اسکا یہ ہے کہ چھوٹے لوگ بجائے اسلام علیکم کے فقط سلام یا میان سلام یا سلام صاحب یا سلام ہی
کہیں کیونکہ خدمت کرنا علیکم کا رواج ہے قال اللہ تعالیٰ قالوا سلاما قال سلام

تیسرا باب فرشتوں کی پیدائش میں

جانتا ہے کہ حق تعالیٰ نے چار فرشتے بزرگ پید کیے اسرافیل و میکائیل و جبریل و ملک الموت یعنی عزرائیل علیہم السلام
اور تدبیر عالم کی اس کے سپرد کی پس جبریل علیہ السلام کو وحی کا کام سپرد کیا اور میکائیل علیہ السلام کو زمین پر بسا نے پھیلنے
اور رزق پہنچانے پر مقرر کیا اور عزرائیل علیہ السلام کو روحوں کا کام دیا اور اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی

قوت مانگی سو حقیقی نے عنایت کی اور ہوا و نگی قوت اور پہاڑ و نگی قوت و حربی انسان کی قوت اور چوپایوں کی قوت مانگی ہو وہ بھی عنایت کی اور اس کے سر سے پاؤں تک حضرت زین العابدین اور بہت مومنہ اور بہت نبیین و اولیاء میں چپی ہیں سو وہ ہر زبان کے دل کہہ دلیوں میں تسبیح کہتے ہیں اور اولیٰ ہر ایک سانس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے سو وہ سب کے سب قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتے ہیں اور وہ مقررین ہیں اور عرش کے اوٹھانیا لے اور کرام کا تین اور سب سرفیل علیہ السلام کی صورت ہیں اور ہر روز اسرافیل علیہ السلام تین بار جنم کی طرف دیکھتے ہیں اور یردن اور کجاوہ کا کمان کے چلے کے موافق ہو جاتا ہے ہر بہت روئے ہیں اور زاری کرتے ہیں اور اگر حقیقی اس کے انسو و نگوں رو قوساری زمین انسو وں سے بہ جائے اور فوج علیہ السلام کا سا طوفان ظاہر ہوا اور اتنے لاشے چٹے ہیں کہ اگر کسی دریا و بحکا پانی اس کے سر پر ڈالیں تو ایک قطرہ زمین پر نہ گرے اور میکائیل پانسو برس بعد اسرافیل کے پیدا ہوا ہے اس کے سر سے پاؤں تک حضرت زین العابدین اور ہر بال میں دس لاکھ نبیین ہیں اور دس لاکھ انجمن سو ہر انگلی سے روتے ہیں تا حقیقی مومنوں پر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہیں اور ہر لکھ سے ستر ہزار بوندیں نکلتی ہیں اور ہر بوند سے ایک فرشتہ میکائیل کی صورت پیدا ہوتا ہے اور سب قیامت تک تسبیح کہتے ہیں اور وہ میکائیل کے مددگار اور کربوبی کہلاتے ہیں اور تہیہ پر اور سہیہ پر اور پیلوں پر اور زرق پر عین ہیں کوئی بوند دریا میں اور کوئی پہل درختوں میں اور کوئی گھاس کا تنکا زمین پر نہیں جس پر ایک موکل میکائیل کا نوا و جبرئیل پانسو برس بعد میکائیل کے پیدا ہوا ہے اس کے ایک ہزار چہ سو بار وہ ہیں اور سر سے پاؤں تک حضرت زین العابدین اور دس لاکھ انجمن کے جو بیچ میں سورج اور ہر بال پر چاند اور تارے ہیں ہر روز تین سو ساٹھ دفعہ نور کے دریا میں پڑتے ہیں اور جب نکلتے ہیں تو اس کے بازوؤں کے تینے قطرے گرتے ہیں و تھے ہی فرشتے جبرئیل کی صورت پیدا ہوتے ہیں اور قیامت تک تسبیح کہتے ہیں اور وہ روحانی کہلاتے ہیں اور ملک الموت علیہ السلام کی صورت ہو ہوا اسرافیل علیہ السلام کی سی ہی

چوتھا باب موت کی پیدائش میں

قوله تعالیٰ یٰمَنْعُ أَهْلُ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منقول ہے کہ حقیقی نے موت کو ہزار ہزار پر دے میں پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں سے بڑا اور ستر ہزار بخیر و ن میں اس سے جگہ انہر بخیر اتنی لانی کہ اگر ہزار برس چلے تو اس کا چھوٹا لے اور فرشتے اس کے پاس نکلتے تھے اور اس کا مکان جانتے تھے لیکن اس کی آواز سنتے تھے پر آدم علیہ السلام کی قوت تک جانتے تھے کہ وہ کون ہے بعد از ان حقیقی نے ملک الموت کو فرمایا کہ میں نے تجھ کو موت پر مسلط کیا ملک الموت نے کہا یا رب موت کیا چیز ہے تو تب حقیقی نے پرے اوٹھائیے اور ملک الموت نے موت کو دیکھا پھر حقیقی فرشتوں سے فرمایا کہ سب کہہ کرے ہو وہ موت کو دیکھو سو جب سب کہہ کرے ہو تب موت کو فرمایا کہ اپنے سب بازوؤں سے اوڑھ لے

اسی سبب انکسین کھو گئے پس جب موت اوڑی سب فرشتے بیوٹش ہو کر گر پڑے اور ہزار سال کے بعد بیوٹش میں آئے اور
 کہا یا رب اس سے بڑا بھی کچھ تو نے پیدا کیا ہے فرمایا میں نے اسے پیدا کیا ہے اور میں بزرگتر ہوں اور سب خلق اسے
 چکے گی پھر فرمایا کہ او عزرائیل آئیے تمکو اس پر مسلط کیا عزرائیل نے کہا یا رب میں اسے کس بل بوتے سے پکڑوں یہ تو
 ہی بڑی آیت تبت حق تعالیٰ نے اسے ایسا زور بخشا کہ اس نے موت کو پکڑ لیا اور موت اسکے تابع ہو گئی اور کہنے لگی یا رب
 مجھے حکم دے تو ایک بار آسمان میں نذر کروں فرمایا اچھا نذر کرتے ہو کمال کہ چنگھاڑا کہ میں جہ ہوں کہ ہر دوست کو جدا
 کرونگی اور جو رخصتم میں جدائی ڈالونگی میں جہ ہوں کہ باپوں کو بیٹوں سے الگ کرونگی اور بھائیوں کو بہنوں سے
 بچڑاؤنگی میں جہ ہوں کہ نبی آدم کی قومیں گناہ ونگی اور سب کے بل بوتے ڈھاؤنگی اور گھروں اور شہروں کو اوجھاؤں
 گی میں وہ موت ہوں کہ تمکو ہلاک کروں گی اگرچہ مضبوط مضبوط ہوں میں جا کہ چھو میں وہ ہوں کہ کوئی مخلوق مجھ سے
 جان بزنوگی اور جب موت کسی پر اوڑتی ہے تو ایک صورت بن کر اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تب جی لوٹتا ہے کہ تو کو
 بھرا کر کیا چاہتا ہے کہی ہو میں موت ہوں تجھے دنیا سے نکالوں گی اور تیری اولاد کو تیم کروں گی اور تیری بیویوں کو
 لٹھ بناؤنگی اور تیرا مال تیرے وارثوں کو دلوں گے جنہیں تو زندگی میں بچا ہوتا تھا اور تو نے آج تک اپنے واسطے
 نیکی نکائی سلب میں آج بھی مستکرمی ہونہ پیر لیتا ہے تب موت دوسری طرف اس کے سامنے جا کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے
 تو مجھے نہیں پہچانتا میں وہی ہوں جس نے تیرے مابا پکی جان قبض کی اور تو کہہ کر دیکھتا تھا اب تجھ کو لینے آئی ہوں تو اولاد
 تیری دیکھ میں وہ موت ہوں جس نے اگلے بڑے بڑے گرد و ہونکو ہلاک کیا پھر کہتی ہے بھرتا تو نے دنیا کو کیسا پایا تب جی
 کہتا ہے کہ میں نے اسے مکار و غدار و بیوفا پایا پھر حق تعالیٰ دنیا کی صورت اس کے سامنے بھجاتا ہے وہ کہتی ہے کہ او گنہگار شرماتا
 نہیں تو نے مجھ میں گناہ کیا اور آپ کو نافرمانیوں سے باز نہ کیا اور حرام و حلال میں فرق نہ کیا اور سمجھا کہ میں دنیا سے
 جدا ہوں ہونگا سو میں تجھ سے اور تیرے عمل سے بیزار ہوں اور مال کہ کہتا ہے او گنہگار تو نے مجھے ناحق طرح سے
 کھایا اور غریب غراب کو دنیا آخر آج میں دوسرے کے ہاتھ پڑا تو کہہ تعالیٰ یوم لا یفیع مال ولا بنون الا من اتقى الله فلیکملہ
 یعنی اوس دن مال و اولاد فائدہ نہ دینگے مگر جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ایسا دل لیکر جو ماسوی اللہ فانی و سلاست ہو
 بعد از ان موت صبح کو لیتی ہے اگر مومن ہو تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہو تو شقاوت کے ساتھ

پانچواں باب اس فن کر میں کہ موت کی سطح روح کو لیتی ہے

کتاب النبی میں مقاتل بن سلیمان مفسر روح سے منقول ہے کہ ملک الموت کا ایک تخت ہے ساتویں آسمان میں نور سے بنا ہے
 جس کے تشریف آریا ہے میں اور ملک الموت کے چار بازو ہیں اور ہر بازو ایک کے مقابل و سکے بدن میں سو نہاد اور ایک ہزار
 ہاتھ ہیں سو جو سو نہاد کا جس شخص کے مقابل ہے سو جو دیکھتا ہے اور اسی ہاتھ سے اس کی جان قبض کرتا ہے

اور بعد قبض کیلئے وہ مونس اور ساتھ ملک الموت کے رہنے جاتا رہتا ہے اور ایک پاؤں ملک الموت کا دوزخ کے پل پر ہوتا ہے
 ہر شے کے تحت پراور بدن اتنا بڑا ہے کہ اگر سارے دریاؤں کا پانی اس کے سر پر نہ لہیں تو ایک ہونڈ زمین پر نہ گرے اور
 کہتے ہیں کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اس طرح بوجھ جیسے ایک خوال طح طرح کے کمانوں سے بھرا ہوا کیسے سامنے
 کرکھا ہو کہ چرخہ جیسے اوسین سے کہا یوں کہتے ہیں کہ جب سب خلق فنا ہو جائیگی ملک الموت کے بدن کی تمام
 آنکھیں بند ہو جائیگی مگر اٹھ اسرافیل و میکائیل و جبریل و عزرائیل اور چار عرش کے اوٹھائیوں کے اور کعبہ رضی اللہ عنہ
 منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے اور جتنے افراد مخلوقات کے ہیں اوتنے ہی اونکے
 پتے ہیں سو جب بندگی عمر تمام ہوتی ہے اور چالیس دن زندگی کے باقی رہ جاتے ہیں ایک پتہ ٹوٹ کر عزرائیل علیہ السلام
 کی گود میں اڑتا ہے پتہ ٹوٹ کر خیر ہو جاتی ہے اور اوس شخص کی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتی ہے اور جس دن پتہ ٹوٹتا ہے وہی
 دن سے وہ شخص سہان پروردہ شہور ہوتا ہے اگرچہ دنیا میں چالیس دن تک زندہ رہتا ہے اور کہتے ہیں کہ جب کسی کی عمر
 تمام ہوتی ہے تو وہ فرشتہ جواد اسکے دھون پر موکل ہے ملک الموت سے کہتا ہے کہ فلا نے کی سانسین پوری ہو گئیں اور
 جو اسکے رزق اور مال پر مبنی ہے کہتا ہے کہ اوسکی روزی اور اسکے سب کام تمام ہو اور حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ
 پیدا کیا ہے جس کا نام ملک الامام تو اس کا یہ کام ہے کہ نطفہ میں اوس جگہ کی مٹی ملا دیتا ہے جس جگہ وہ شخص مرے گا سو بندہ ہر
 پہاڑ کرتا ہے اور آخر وہیں جا کر مرنے لگتا ہے جہاں کی موت بدی ہے قولہ تعالیٰ قل کو کنتم فی ہذا کرم کبر الدین کتب علیکم ان
 الیٰ مضاجعہم یعنی کہ ہے اے محمد کہ اے منافق اگر تم اپنے گمروں میں ہوتے اور بچا ہتے کہ ہمارے ساتھ جہاد کو باہر
 نکلو تو یہی باہر نکلتے تم میں سے وہ لوگ جن پر بار جانا لکھا تھا اپنے پڑاؤ پر یعنی جس جگہ میں انہیں مرنے کا کہنا تھا وہیں
 آمو جو ہوئے اور کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام پہلے زمانے میں ظاہر ہوتے تھے سو ایک دن سلیمان علیہ السلام
 کے پاس آئے اور ایک جوان کو جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا بہر نظر دیکھا جو ان کا نپا وٹھا پہر جب ملک الموت چلے گئے
 جو ان نے کہا یا حضرت ہو اے فرمائیے کہ مجھے چین میں پوچھا ہے حضرت نے ویسا ہی کیا ایک گھڑی بعد ملک الموت
 آئے تب سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تم اوں جوان کو کس سبب سے دیکھتے تھے ملک الموت علیہ السلام نے کہا مجھے حکم ہوا
 کہ آج ہی میں اوں شخص کی روح قبض کر سو میں اوسکو تمہارے پاس بھیجا دیکھ کر تعجب کرتا تھا تب سلیمان علیہ السلام
 نے اوسکا سارا حال کہہ سنایا ملک الموت نے کہا خوباب میں جاتا ہوں اوسکی جان دہین نکالوں گا اور کہتے ہیں
 کہ ملک الموت کے بہت اتباع و عواں ہیں کہ وہ جو ملک قبض کیا کرتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص ہمیشہ بوجھ کر کہتا تھا
 کہ یا خدا بخش دے ہر ملک و دوزخ فرشتے کو جو سوچ پر موکل ہے سو بعد مدت کے ایک دن اوس فرشتے نے دعا کی کہ یا رب
 مجھے حکم ہو تو اوس شخص کی ملاقات کو جانوں چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ اوسکی ملاقات کو آیا اور کہنے لگا اے شخص تو میرے
 واسطے بہت دعا مانگا کرتا ہے کہ تیرا مقصد کیا ہے کہ تیرا مقصد یہ ہے کہ تو مجھ کو اپنے مکان پر لیجائے اور میں ملک الموت سے

چھٹا باب غیبی رونا کی روح کے حال میں

خبر میں ہو کہ جب ملک الموت علیہ السلام اونکی روح قبض کرے گا راوہ کرتا ہو روح کہتی ہو میں تیری اطاعت کرونگی جب تک خدا عزوجل کا حکم نہ آوے گی ملک الموت علیہ السلام کہتا ہو اسی نے مجھے حکم دیا ہو روح کہتی ہو جاؤ اس بات کی اثبات پر کچھ نشان نہ رہا ہے آؤ جب مجھے میرے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور بدن میں داخل کیا تم او وقت شتے اچاہتے ہو کہ مجھے لیجاؤ ملک الموت علیہ السلام یہ سنکر اللہ تعالیٰ کی طرف پہرچاتا ہو تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ میرے بندے کی روح سچ کہتی ہو اے ملک الموت بہشت میں جاؤ اور ایک سیب لے آؤ وہاں لیکر اسے دے دو ملک الموت بہشت میں جاتا ہو اور میوہ لاتا ہو جو بہر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوتا ہو سو وہی روح کو دیکھا دیتا ہو تب روح ہنسی خوشی سے محل آتی ہو

ساتواں باب مومنوں کی روحوں کے بیان میں

خیرین آہو کہ جب مسلمان کی عمر آخر ہو چکے تو ہر ملک الموت اس کے مونہ کی طرف سے روح قبض کرنے آتا ہے تو جب کہ الہی کتنا ہے کہ ادھر سے تمہیں راہ نہیں کیونکہ اس مونہ سے خدای عزوجل کا نام لیا جاتا ہے تا تب ہاتھوں کی طرف سے آتا ہے کہ تمہ کتے ہیں کہ ادھر سے ہی رشتہ نہ لے لیا کیونکہ ان ہاتھوں سے اسے صدقہ دیا ہے اور یتیم کا سر سہلا یا ہے اور علم کھا ہے اور کافروں کو تلوار چلائی ہے تو جب پاؤں کی طرف سے آتا ہے پاؤں کتے ہیں ادھر سے ہی تم نہ آنے پاؤ گے کیونکہ ان پاؤں سے وہ جماعت کو گویا ہے اور عید و نکی نماز کو گویا ہے اور عالموں کی مجلس میں کیا ہے تو جب نوں کی طرف سے آتا ہے کان کتے ہیں ادھر سے ہی تم نہ آنے پاؤ گے کیونکہ ان کانوں سے اسے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور قرآن شریف سنا ہے تو جب آنکھوں کی طرف سے آتا ہے آنکھیں کتے ہیں ادھر سے ہی تمہارا گندہ ممکن نہیں کیونکہ اسے ان آنکھوں سے قرآن یکے ہیں اور عالموں کے چہروں پر نظر کی ہے تو جب ملک الموت اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچا تا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی ہتھیلی پر میرا نام لکھا ہے اس کی

روح کو دکھا ملک الموت بھی کرتا ہے تب وہ کھل جاتی ہے اور اس نام کے انس سے جان گنی کی سختی نہیں ہوتی ہے اور خبریں ہوتی ہیں کہ جب زندہ نزع میں ہوتا ہے تو آواز آتی ہے کہ اسے چوڑو دوزخ آرام لے لیوے اور جب صبح سینہ پر بونچتی ہے تو آواز آتی ہے کہ اسے چوڑو دوزخ آرام لے لیوے اسی طرح سے اور عرصہ میں یہاں تک کہ جب حلق پر بونچتی ہے تو آواز آتی ہے کہ چوڑو دوزخ آرام لے تو سب اعضا آپس میں رخصت ہو لیں تب آنکھ کو دوزخ کر تی ہے اور کتبی ہے اسلام علیک السلام لیوے لیوے اسی طرح کان اور ہاتھ اور پاؤں سب ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہیں اور ہاتھ بچیں حرکت رہ جاتے ہیں اور آنکھیں نظر اور کان بے سماعت لیکر سب سہل ہے اگر زبان پر ایمان اور دل میں معرفت باقی رہی اگر نعوذ باللہ تعالیٰ آمین قرآن پاک میں نہ لکھا ہے کہ نبیوں نے کہا ہے کہ نزع کے وقت اکثر ایمان سلب ہو جاتا ہے اور

اکھوان باب فریب شیطان کے بیان میں

خبریں ہیں کہ جب انکھنے کی وقت شیطان آتا ہے اور بائیں طرف بیٹھ کر کہتا ہے کہ اس میں کو چوڑو اور کہہ دوزخ اب میں تو تجھے نجات ملے امام حجتہ الاسلام کہ دقائق الاخبار کے مؤلف میں فرماتے ہیں کہ جب ایسا معاملہ ہوا تو بڑا خطر ہوا تو دوستو ہمیشہ گریہ و زاری میں رہو اور شب بیداریاں کرو اور نماز میں پڑھو اور خواب غفلت سے بیدار ہو اور دنیا سے بیزار رہو نجات پاؤں امام عظیم نعمان ابو حنیفہ کو فی رح سے پوچھا کہ کون گناہ جو حسین ایمان جاتے ہوتے کا زیادہ خوف ہو فرمایا ایمان کا شکر کرنا اور خوف خاتمہ کا چوڑو دینا اور خلق پر ظلم کرنا جو حسین یہ تینوں خصلتیں ہوں غالت ہے کہ دنیا سے بے ایمان جا اور کہتے ہیں کہ موت کی وقت بہت ہی پیاس لگتی ہے اور کلیجہ جلنے لگتا ہے اور بیمار پیاس کے مارے تلک آتا ہے شیطان پانی کا ہر اہل لیکر اس کے سر ہانے کھڑا ہوتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ شیطان ہی جو پانی مانگتا ہے شیطان کہتا ہے کہ عالم کا کوئی صانع نہیں تو میں دون جو سبکی شامت آتی ہے کہ دیتا ہے اور جسکے نصیب ہے میں نہیں کہتا چنانچہ منقول ہے کہ ابو زکریا راہب مرے لگا اس کے دوستوں نے کہا کلمہ پڑھ دو بار اور مونیہ پیر لیا تیسری دفعہ کمائیں نہیں کہتا تب سب کو نہایت غم ہوا ایک گھڑی کے بعد ابو زکریا کو ہوش آگیا انکھیں کھولیں اور لوگوں سے پوچھا تم مجھ سے کچھ کہتے تھے انہوں نے کہا ہاں ہم کہتے تھے کہ کلمہ کو سوتھنے دو دفعہ مونیہ پیر لیا تیسری دفعہ کمائیں نہیں کہتا ابو زکریا بولا کہ ہاں شیطان میرے پاس پانی کا قح لیکر آیا تھا اور کہتا تھا کہ لا الہ الا محمد لا الہ الا محمد لا الہ الا محمد لا الہ الا محمد لا الہ الا محمد اور جب وہی مرتا ہے سب چیزیں او کی بٹ جاتی ہیں بالکل وار لجا تے ہیں اور روح کو ملک الموت علیہ السلام اور بدن کو کیرے کہاتے ہیں اور بڑوں کو خاک و نیکیاں دعو کو کھوٹی ہیں بلکہ سب جی دعو کی کہتے ہیں لیکر سب ان کو کاشن شیطان ایمان کو نہ لجا نے پاوے اللہم اھدنا علی الاسلام و کوننا علی الايمان

نوان باب وازون کے ذکر میں جو سر نیک بعد آتی ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فیہ خبر پہلی آمد علیہ وسلم سے روایت کہ تین کہ جب مومن مرتا ہو آسمان سے تین آوازیں آتی ہیں
ای فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا دنیا نے تجھ کو چھوڑا تو نے دنیا کو راضی کیا یا دنیا نے تجھ کو راضی کیا تو نے دنیا کو سہٹا یا
دنیا نے تجھے سہٹا اور جب غسل دیتے ہیں تین آوازیں آتی ہیں ای فرزند آدم کہاں کیا تیرا زور کس نے تجھے ناتوان کیا
اور کہاں گئیں تیری باتیں کس نے تجھے گونگا بنایا اور کہاں گئے تیرے دوست کس نے تجھے اکیلا کیا اور جب کفن پہناتے ہیں
ای وازن آتی ہیں تو سفر کو بے توشہ جاتا ہو اور اپنے گھر سے نکلتا ہو کبھی پہر لگا اور تو ہولناک گھر کی طرف جاتا ہو اور
جنازے پر لٹا تے ہیں یہ وازن آتی ہیں ای فرزند آدم تجھے خوشی ہو اگر توبہ کر کے موا ہو اور تجھے خوشی ہو اگر خدا کی عطا مندی
تجھ پر ہو اور فوس و غم ہو تجھ پر اگر خدا تجھ سے ناخوش ہو اور جب نماز پڑھتے ہو اسطے جنازہ رکتے ہیں یہ وازن آتی
ہیں ای فرزند آدم جو کچھ تو نے کیا بھلا یا برا سو سب تیرے واسطے ہو اگر تیرے کام نیک ہیں تو نیکی پاو لگا اور اگر تیرے کام جبر
ہیں تو برائی دیکھی لگا اور جب لٹا رہا تا ہو زمین سے یہ وازن آتی ہیں ای فرزند آدم تو میری پیٹھ پر ہنستا تھا اب رقتا ہو
تو میری پیٹھ پر خوشیاں کرتا تھا اور اگلیاں مچاتا تھا اب محزون و غمزدہ ہوتا ہو تو میری پیٹھ پر باتیں چکھتا تھا اب
چپکا ہوا ہو لگا کر لوگ سپرے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہو ای بندے تو اکیلا ہو گیا ایکس لگیا سب تجھے اندھیرے میں چھوڑ گئے
جنگلے لیے تو میری فرامی کرتا تھا سو آج میں ایسی حمت چھپر کر دیکھا جس خلق کو تعجب آئے اور شیفت کرو دیکھا کہ باب بیٹے پر کرین

دسواں باب میں قبر کی آواز میں

افس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تین ہر دن یہ باتیں کہتی ہو ای فرزند آدم تو میری پیٹھ پر چلتا تھا تو میرے اندر
سہلنے ڈولنے باو لگا میری پیٹھ پر حرام کھاتا ہو میرے اندر تجھے کپڑے کوٹے کھانگے میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہو میرے اندر
عذاب پاو لگا میری پیٹھ پر ہنستا ہو میرے اندر روو لگا میری پیٹھ پر خوشی کرتا ہو میرے اندر غمگین ہو لگا میری پیٹھ پر حرام
موٹا ہوتا ہو میرے اندر گرجا لگا میری پیٹھ پر کرتا ہو میرے اندر ذلیل ہو لگا میری پیٹھ پر خوش شخص چلتا ہو میرے اندر
غمناک پڑا ہو لگا میری پیٹھ پر نور میں چلتا ہو میرے اندر اندھیرے میں پڑ لگا میری پیٹھ پر جماعت کے ساتھ چلتا ہو
میرے اندر اکیلا پڑ لگا اور خبر میں ہو کہ قبر پر روز میں یا کہتی ہو کہ میں وحشت کا گھر ہوں میں اندھیری ہوں مجھ میں کیر کے
ہیں میرے واسطے کیا طیار کیا ہو میں تنہا کیا گھر ہوں سو قرآن کی تلاوت کرو اپنا سونے ناو میں نہایت تاریک ہوں نماز شب
پڑھ کر مجھے روشن کر مجھ میں خاک ہوں کے سوا کچھ مجھ میں نہیں سو نیک عملوں کا پتہ تیار کر مجھ میں سانپ جسے میں سون
بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور تھو و نکو زہر و مرہ و بناوین وہ گھر ہوں جس میں منکر و نکیر تجھے سوال کریں گے سو میری پیٹھ سے

نیک لگا اور انہوں نے رتی بہر ہی میر گناہ نہ اٹھایا اور جب جنازہ کی نماز پڑھ کر بعض دوست آشنا اس کے پہننے لگے ہیں
 کتنی ہی میر کے بہائیوں پر وہ آخر ہول ہی اٹھا لیکن ابھی سے نہ ہو لو اور دفن سے پشت پڑی چلے جاؤ ای دو ستون تکویر
 معلوم ہوتا ہوں لیکن اس ساعت تو مجھ پر مہر کو میں نے بہت سال جمع کیا اور تم سبہوں کیلئے چھوڑا سو چھوڑا
 خواب سے محروم نہ کرو اور میں نے تکو علم و قرآن سکھایا مجھے دعا سے بے نصیب چھوڑا ابن قلابہ ح سے روایت کرتے
 ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں ایک قبر دیکھا کہ اوکی سب قبریں شق ہو گئی ہیں اور مرے محل نے ہیں
 بیٹھے ہیں اور ہر ایک کے سامنے ایک ایک رکاب طبع دہرائی کر ایک شخص کہ میرے پڑوسیوں میں سے تھا سو وہ اندر پہن
 بیٹھا تھا اس کے سامنے نور تھا سو میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے پاس کس سب سے نور نہیں کہا ان سب گون کے
 لئے کہ بالے دوست آشنا کے لیے دعا کیا کرتے ہیں اور صدقے دیا کرتے ہیں اس سب کے انکو روٹنا ہو اور میرا بیٹا
 فاسق ہے میرے لیے دعا کرتا ہے نہ صدقہ دیتا ہے اس سب کے میں نہ پہن رہتا ہوں اور مجھ سون سے نخل ہوں ابن قلابہ
 فرماتے ہیں کہ یہ کچھ کہیں جا لگا تب میں نے اس شخص کے بیٹے کو بلایا اور پوچھا کیا تم کہہ سنا یا اس نے کہا میں تمہارے سامنے
 فتنہ فوج سے تو بہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ ہمیشہ اپنے باپ کے واسطے دعا کروں گا اور صدقے دوں گا ابن قلابہ ح
 کہتے ہیں کہ ہر ایک ت بعد میں نے اسی قبر کے واسطے دعا کی اور اس شخص کے لئے ایسا نور دیکھا کہ آفتاب سے
 زیادہ روشن تھا اور اس نے مجھے دیکھا کہ کمال اللہ تعالیٰ ابن قلابہ تیرے سبب میں خلعت و مذمت و عقوبت سے
 چھٹا اور خیر میں ہو کہ شہر سکندریہ میں ملک الموت ایک شخص پر ظاہر ہوا اس نے کہا تو کون ہو کہا میں ملک الموت ہوں
 وہ شخص نے لگا ملک الموت نے کہا کیوں کا پتا ہو کیا دروغ سے فرماتا ہو کہا ہاں ملک الموت نے کہا کہ تو میں ہوں
 کچھ لکھڑن جس سے تجھے نجات ملے کہا اچھا لکھڑیجے ملک الموت نے ایک صحیفہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا اور کہا
 یہ پھاؤ دروغ سے مترجم گستاخ کہ موت سے انسان کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ روکھو فنا نہیں سول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا بڑا خائفم لکھڑیجے تم ہمیشہ کے لیے پیدا کیے گئے ہو جس طرح بعض عضوں کے کٹ جانے
 سے روکھو نقصان نہیں ہوتا اسی طرح سے خیال کیا جاوے کہ اعضا کے بیکار ہونے سے بھی نقصان نہیں ہوتا پھر موت
 سے ڈرنا حاصل ہو یا بد کاموں سے پرہیز کرنا ضروری ہو کیوں کہ مرینکے بعد نہیں کے سبب نجات ہوتا ہے اور نہ فریختی
 ہو لیکن جو شخص بد مشقی و ایمان دار ہو اسکو موت سے بہت فائدہ ہو کیوں کہ اعمال شائے کے رنج و کشاکش سے رہائی
 پاتا ہے اور محنت کی اجرت اسے ملتی ہے اور کہا ہے کہ مرنا بل ہو کہ دوست کو دوست تک پہنچا تا جو سب سناں میں
 ہو کہ ایک لی جان کنی کی وقت ہنستا تھا اور خوش تھا کسی نے کہا اے عجیب مرنا او ہنسا کہ

ماہ رو پر وہ جب تھا تین	حاشق سطر صیہ جاتے ہیں	اور لوی روم قدس سرہ نے فرمایا ہر سوئی
اکن جہان برکشید اسد	اگر کسی ایک لفظ ایجا بدے	جون قیامت جو عرض اکبر عرض خواہد کہ بازید و تر

ہر کہ چون ہندوی سواستی	روز خوش بخت سواستی	یوم بخت و شوق و جود	ترک بند و شہر گرد و زان گود
ہر چہ بہان باشد پیدود	ہر کسی خان بود رسوا شود	بچ ہو خیانت کرے محاسبہ سے دوسے اور جبکا	
سے معاملہ ٹھیک تھا کہ ہوا سے حساب کیا باک ہو دنیا میں کفار چاہتے ہیں کہ ہزاروں بریں جین یوڈ اُخذ ہم کو	یہ عمر آگ سے دیکھنا ہاں کیونکہ کہ کاش ہم جلد مرتے تو تیرے گناہوں سے بچے مثنوی	ہر کہ میر و خود تمنا باشند	
کہ میری نین بیش نفل مقصد	گر بود تابدی کتر بدی	واقعی تا خانہ زور آمدی	بچ مر وہ نیست پرست مرگ
حشر نہت کہ کم بودہ برگ	اور ایک مرئیہ جو کہ آب کو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حق تعالیٰ کو باقی اور میان		
اس خیال میں ڈوب جاوے کہ سوائے حق کے اور سے کچھ نظر ہی نہ آوے مولوی فرماتے ہیں			
ابراہام شد عدو و خصم جان	کہ کند نہ راز چشم بہان	ہو من بخت پر وہ بہت و	رہ کا س لطف حق کو و صعب
بکریم بود و خودی را سنی	تا بہ بنیم حسن مر را ہم زماہ	از نوم مرگ من رز نگیت	چون ہم زمین ندگی بائیت
فرحمادی مردم دنامی شدم	خز نام روز بخونی زد م	مردم از حیوانی و آدم شدم	بچ ترسم کی مر مردن کم شدم
حکمہ دیگر بسم اربشر	پس آرم از ملائک سر بدر	از ملک ہم باید ہم بستن بہو	مخل شی ناک الہا جوسہ
بار دیگر از ملک قربان شوم	انچہ مور ہم نیا یاد آن شوم	پس علم مردم ہم چون از خون	گویم کہ گناہ کبیرہ را خون

بارہواں باب اتم اور نو حیکے بیان میں

خبر میں ہو کہ جو مصیبت میں کپڑے پھاڑتا ہو یا چھاتی پٹتی ہو یا نیزہ لیکر اپنے خدا سے لڑتا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہو کہ فرمایا جو مصیبت میں دروازہ سیاہ کرے یا کالے کپڑے پہنے یا کپڑے پھاڑ ڈالے یا گھبراوے یا ڈالے یا تخت توڑ ڈالے تو جتنے اسکے تن پر بال ہیں او ستنے ہی گھر و دوزخ میں اس کے واسطے بنائے جائیں گے اور گویا وہ سپر مجبور خون میں شریک ہو اور اس کا روزہ اور نماز قبول نہو گا جب تک کہ تمام کائنات باقی رہیگا اور اس کی گورتنگ کی جاوے گی اور اس سے حساب کڑا لیا جائیگا اور جتنے فرشتے آسمان زمین میں ہیں سب و پلعت بھیجن گے اور ہزار گناہ اس کے نام لکھے جائیں گے اور قیامت میں قبر سے ننگا دٹھے گا اور جو مصیبت میں کپڑے پھاڑیگا اللہ تعالیٰ اس کا دین پر سے ہٹے گا اور جو منہ برٹھائے مارے گی یا منہ نہ فوج ڈالے گا حق تعالیٰ اسے اپنے حکم کے دیدار سے محروم کرے گا اور حدیث میں ہے کہ لوگ جب مصیبت میں روئے تپتے چلاتے ہیں ملک الموت دروازے پر کہ کتنا ہے کہ یہ چلانا کیسا ہے اس قدر غضب غصہ تم کس پر کرتے ہو اگر مجھ پر خفا ہو تو بھائی کہ میں تابعدار ہوں مالک کے حکم سے آتا ہوں میں نے تمہاری عمر سے ایک ساعت بھی کم نہیں کی اور تمہارے رزق سے ایک دانہ بھی نہیں گھٹایا اور میں کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ قضا و حکم سے ناراض ہو تو کافر ہوے اور قسم جو خدا ہی عز و جل کی میں تمہارے پاس بھراؤں گا اور پھر آؤں گا اور پھر

ہر کہ چون ہندوی سواستی
روز خوش بخت سواستی
یوم بخت و شوق و جود
ترک بند و شہر گرد و زان گود
بچ ہو خیانت کرے محاسبہ سے دوسے اور جبکا
ہر کہ میر و خود تمنا باشند
بچ مر وہ نیست پرست مرگ
واقعی تا خانہ زور آمدی
اور ایک مرئیہ جو کہ آب کو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حق تعالیٰ کو باقی اور میان
اس خیال میں ڈوب جاوے کہ سوائے حق کے اور سے کچھ نظر ہی نہ آوے مولوی فرماتے ہیں
ابراہام شد عدو و خصم جان
کہ کند نہ راز چشم بہان
ہو من بخت پر وہ بہت و
از نوم مرگ من رز نگیت
مردم از حیوانی و آدم شدم
از ملک ہم باید ہم بستن بہو
پس علم مردم ہم چون از خون
گویم کہ گناہ کبیرہ را خون
بچ ہو خیانت کرے محاسبہ سے دوسے اور جبکا
ہر کہ میر و خود تمنا باشند
بچ مر وہ نیست پرست مرگ
واقعی تا خانہ زور آمدی
اور ایک مرئیہ جو کہ آب کو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حق تعالیٰ کو باقی اور میان
اس خیال میں ڈوب جاوے کہ سوائے حق کے اور سے کچھ نظر ہی نہ آوے مولوی فرماتے ہیں
ابراہام شد عدو و خصم جان
کہ کند نہ راز چشم بہان
ہو من بخت پر وہ بہت و
از نوم مرگ من رز نگیت
مردم از حیوانی و آدم شدم
از ملک ہم باید ہم بستن بہو
پس علم مردم ہم چون از خون
گویم کہ گناہ کبیرہ را خون

آؤن کا تا قیامت فقیدہ ابوالمیثیح نے کہا ہے کہ نوحہ کرنا یہی ہیں کی باتیں بنا نا اور جلا جلا کر دنا پٹنا حرام ہو اور صرف
 انسانوں سے رونا منع نہیں لیکن صبر افضل ہے خواہ تعالیٰ ارادہ توئی انصار بر وزن انجیر ہم فقیر جس کی سی بیات ہو کہ صبر کرنا
 اپنا اجر بشمار بھیرا دینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوحہ کرنا ہلے اور جو اسکے آس پاس ہے اور جو
 نوحہ سے سب پر خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی لعنت ہو اور جب علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے انتقال
 فرمایا تو علی بن ابی سال بھر تک نکلے قبر پر بیٹھی ہیں اور سال کے بعد جب خیمہ دکھانا آواز آئی کہ جسکے لیے تم بیٹھی تین
 راتوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جب آپ کے بیٹے ابراہیم نے انتقال فرمایا آپ کی آنکھیں بھر آئیں
 عبدالرحمن بن عوف نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے رونا منع نہیں کیا فرمایا میں نے دو بری آوازوں سے منع کیا ہے
 نوحہ کی آواز اور رگ کی اور رونا نہ چلا اور گریان چاک کرنا ولیکن یہی تہو رحمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ جمیہ کے دل میں
 ڈال دیتا ہے پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہو اور نکستیں بھری آتی ہیں تیری جدائی میں ای ابراہیم مترجم روح کستا ہے
 مصیبت میں چاہیے کہ صبر اختیار کریں اور غلے شکوے کی بات زبان سے نہ نکالیں کیوں کہ ہمیں بہت ہی سخت گناہ
 ہے بلکہ بے صبری کا انجام کفر ہو اور ان رسول پر ہندوستان کی عورتیں بہت ہی دلبر ہیں انکے مردوں کو چاہیے کہ ان
 حرکتوں سے انھیں باز رکھیں تجارتی کو سلم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا یا ایہذا من ضرب الخدود ووشق الخیوب وودعا یغوی انجا بلدیہ نہیں جو ہم سے یعنی اسلام سے خارج ہو رہے جسے
 پٹیا منہ اور بہار اگر بیان اور بکار یعنی نوحہ کیا کفر کی رسم ہو اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ
 کہ کما ہم پھر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے پر وارد ہوئے کہ لوگوں نے سبب احم کے چادرین اُٹھا کر ہونک
 دی تھیں فقط پیراہن پہنے پہلے جاتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا جاہلوں کی سی باتیں کہتے
 ہو تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ تمہیں بد دعا دون کہ تمہاری صورتیں بدل جائیں یعنی ریچہ بند رجا و جب ان لوگوں نے
 یہ سنا اپنی چادرین اٹھا لیں اور پھر یہ حرکت نکی سو یہ حرکتیں کیسی مصیبت میں نہیں درست اگر چہ نبی ولی کی مصیبت
 ہاں نے اختیار کی کہ رونے پر گرفت نہیں اگر چہ رونے روتے یعقوب علیہ السلام کس طرح انہیں سفید ہو جائیں
 کیوں کہ جن بات میں کسی طرح آدمی کا نہیں چلتا اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں کرتا لا یحکف اللہ نفسا الا و شہدا

تیرہواں باب صبر کے بیان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا یا پتھار کے میں ہی اللہ کے
 سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد میرا بندہ اور رسول ہو اور میری سب خلق سے بہتر ہو میرے حکم پر
 گردن جھکاوے اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے اور میری نعمتوں پر شکر کرے میں اس سے صدق گوہوں گا اور

لے مصیبت اور
 کتاؤں میں ہی ہو
 لیکن بکائی را کتا
 مرنا کا لفظ اون
 دیکھو کہ اس طرح
 سے اللہ تعالیٰ
 نہیں دین کسی فضیلت
 کو جو ان کا خاص
 ہے قوت قاتی
 و بیعت بیعت
 ان اعلان ہو
 لفظ علی صلی اللہ علیہ وسلم
 ہو لیکن ان کی
 اس کا فہم سونہ
 آپ کو مشائخ
 یعنی مصیبت و
 لفظ مال ہی ہے
 لینا تھا اور زبان
 شکوہ کی بات نہ
 نکالنا تھا

معدنوں سے ساتھ اسے قیامت میں اٹھاؤ گا اور جو میرے حکم پر گردن نہ جکائے اور میری بلا پر صبر نہ کرے اور میری نعمتوں پر شکر نہ کرے وہ میرے آسمان کے تلے سے نکل جائے اور میرے سوا دوسرا خدا ہونڈ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ صبر میں ہیں ایک طاعت عبادت پر صبر کرنا یعنی عبادت پر مداومت کرنا اور ریاضت سے اوکنا بخانا اور گناہ پر صبر کرنا یعنی اپنے عضووں کو گناہوں سے باز رکھنا اور دلوں پر غم و غصہ سے روکنا تیسرا مصیبت پر صبر کرنا سو جو کوئی طاعت پر صبر کرے گا حق تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تئو درجے بہشت میں عطا کرے گا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو گناہ پر صبر کرے گا حق تعالیٰ اس کو تئو درجے عطا کرے گا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا عرش و تحت الثریٰ کے درمیان ہے اور جو مصیبت پر صبر کرے گا حق تعالیٰ اس کو اسی طرح کے ایک ہزار تئو درجے عطا کرے گا

چودھواں باب صبح نکلنے کے بیان میں

خبریں ہیں کہ جب نزع کے وقت بندگی نہ بانٹھو جاتی ہو چار فرشتے اس کے پاس آتے ہیں پہلا کہتا ہے اسلام علیک میں تیرے رزق پر مکمل ہوں سوینے پورے پچھم سب ڈھونڈ مارا کہیں تیرے رزق کا ایک دانہ نہ پایا اب تیری موت کی وقت آچو نچا اور دوسرا کہتا ہے اسلام علیک میں تیرے پانی پر مکمل ہوں سو پورے پچھم سب سینے چھان مارا کہیں کوئی چیز تیرے پینے کی نہ پائی اب تیری موت کی ساعت آچو نچی اور تیسرا کہتا ہے اسلام علیک میں تیری سانسوں پر مکمل ہوں سو میں نے پورے پچھم سب ڈھونڈ مارا کوئی ابھی جگہ ملی جہاں تو دم لے اور چوتھا کہتا ہے اسلام علیک میں تیرے قوت اور کاموں پر مکمل ہوں سو پورے پچھم سب میں نے ڈھونڈ مارا کوئی ابھی جگہ ملی جہاں تو کوئی کام کرے پھر کرامتیں آئیں اور کہتے ہیں اسلام علیک ہم تیرا حال لکھنے پر مکمل ہیں اور ایک سیاہ کاغذ نکالتے ہیں اور کہتے ہیں اسے دکھو اس وقت بیمار کو عزت ملتا ہے اور اس کے فرشتے کے خوف سے داپہنے بائیں جیکھنے لگتا ہے پھر موت کا فرشتہ آتا ہے داپہنے بر جہت کے فرشتے اور بائیں پر عذاب کے فرشتے ساتھ لیے ہوئے سو بعضوں کی جان سختی سے کھینچی جاتی ہے اور بعضوں کی نشاط و آسانی سے اور جب حلقوم پر پونجی ہو ملک الموت اس سے لے لیتا ہے اگر تکلیف ہو تو جہت کے فرشتوں کو حوالہ کر دیتا ہے اور اگر بد بخت ہو تو عذاب کے فرشتوں کو پھر فرشتے روح کو لیکر اور جاتے ہیں اگر تکلیف ہو تو حکم ہوتا ہے کہ اس کو اسکے بد کیفیت پر نہیں لیا جائے کہ اپنے بد صحاحال دیکھے فرشتے اس سے لے آتے ہیں اور گھر کے درمیان رکھ دیتے ہیں سو وہ سب حال دیکھتی ہے کہ فلاں ناروتا ہے اور فلاں نہیں دتا لیکن بول نہیں سکتی پھر قریب جنازہ کے پیچھے جاتی ہے پھر جب لاش کو دفنہ چلتے ہیں اور سوال کا وقت آتا ہے تو بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حلو جواب دینے کے واسطے بد نہیں اٹھ کرے ہیں جب سطح زندگی میں تھی اور پہلا سوال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے سوال صرف

روح سے ہی بدلتے نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ فقط سینہ تک روح داخل ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے روح و کفن اور بدن کے درمیان کھتے ہیں غرض کہ سوال ضرور ہوتا ہے جس طرح سے ہوئے سو سوال کا اور عذاب قبر کا ایمان لانا ضرور چاہیے اور اسکی کیفیت دریافت کرنے میں مشغول نہ ہوئے خفتہالی سب چیزوں پر قادر ہر حقیتہ البالیث روح نے کہا ہے کہ جو کوئی عذاب قبر سے نجات چاہے اسے چاہیے کہ چار چیزیں ہمیشہ کرتا رہے اور چار چیزوں سے باز رہے کہ نیکی چار چیزیں یہ ہیں نماز کی محافظت کرنا کہ ترک نہ کرنے پاوے اور صدقہ دینا اور خیر پڑھنا اور سچان اللہ بہت کہنا کہ ان چیزوں سے قبر روشن ہوتی ہے اور کشتادہ کر دی جاتی ہے اور باز رہنے کی چار چیزیں یہ ہیں جو ٹھہر بولنا چھوڑے اور خیانت و دغا بازی چھوڑ دے اور کٹر اپن چھوڑ دے اور پیشانی پاک صاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیشانی پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اس سے ہوا اور منکر نکیر و مکہ کر اپنے چنگلوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں اور اسکو پھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کون تیرا رب ہے اور کون پیغمبر اور کیا دین ہو اگر نیکو ہو تو کہتا ہے رب میرا اللہ تعالیٰ ہے اور نبی میرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین میرا اسلام تب کہتے ہیں سو صراط دو طاستا ہے اور ایک کھڑکی ہی کھول دیتے ہیں جس سے وہ اپنا مقام بہشت میں لے لیتا ہے پھر دونوں فرشتے روح سمیت اوپر جاتے ہیں اور روح کو قندیلوں میں بٹھاتے ہیں جو عرش نیچے لگتی ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے میں جس نبی پر رحمت و مغفرت کیا چاہتا ہوں اسکو بدن کی بیماریاں مبتلا کرتا ہوں یا نفسی میں یا غم میں پھر اگر اس پر بھی کچھ گناہ اس کے باقی رہ گئے تو نزع کی وقت و میر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ پاک صاف مجھ سے ملاقات کرنا ہی اور جسے میں چاہتا ہوں کہ نہ بخشوں اس سے بہت ہی شادمانی و کامرانی عنایت کرتا ہوں اور بہت سی روزی دیتا ہوں یہاں تک کہ کہتی ہو اسنے نیکیاں کی ہوں اون سبکے عوض و سکو نعمت پونجے جاکے پھر اگر اسپر بھی کوئی نیکی باقی رہ گئی تو موت اسکی آسان کر دیتا ہوں پس آتا ہے وہ میرے پاس تمید دست نیکیوں اور اسودنے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس مومن کے ایک کانٹا گڑنا ہی اس کے عوض اللہ تعالیٰ اسکو ایک نیکی دیتا ہے اور ایک گناہ اسکو مٹا دیتا ہے اور کہا ہے کہ جس بن کو بیماری نہ پونچھے اس میں خیر نہیں اور حدیث میں ہے کہ مومن جب مرنے لگتا ہے آسمان سے فرشتے اترتے ہیں سفید رو جسکے چہرے آفتاب سے ہوتے ہیں اور بہشت سے کفن اور خوشبو لیے آتے ہیں پھر ملک الموت اس کے سر پرانے آکر کہتا ہے محلل و نفس مطمئنہ اور خدا کی رحمت و مغفرت کی طرح چل سو روح نکل آتی ہے اور وہ اسے آسمان کی طرف لیجاتے ہیں اور ساتوں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور سب اسکو اچھے لقب اور اچھے نام سے پکارتے ہیں پھر اسکا نام طہیین میں لکھا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ

ہاتواؤن کی مدد کریں اور مظلوموں کی فریادیں سنیں اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مردہ قبر میں نہ رہتا ہو اور بیٹی اور پڑپالی جاتی ہو اور اسکے لوگ کہتے ہیں اسی میرے سردار اسی میرے شریف تب فرشتہ کھتا ہو اسے تو سنتا ہو یہ کیا کہتے ہیں تو شریف تھا وہ کہتا ہو میں تو بندہ ہوں لیکن یہی مجھے شریف کہتے ہیں میں کیا کروں اسی میرے لوگو میں شریف تھا پر جب اس پر عذاب ہونے لگتا ہو تو چلاتا ہو اور کہتا ہو وا کر عطا ہوا وضع ندا ستا و عنف سوا لا یعنی ہاے فریاد کیسی ہڈیاں ٹوٹی ہیں ہاے فریاد کیسی ہڈیاں کی جگہ ہے ہاے فریاد کیا کر اسوال ہو اور خبر میں ہے کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کے مہینے سے رات جمعہ و اکیاد میں جاگے تو حق تعالیٰ فرماتا ہو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں ای فرشتہ یاد کرو میں نے اُسے بخش دیا

پندرہواں باب اوس فرشتے کے ذکر میں جو منکرو نکیر سے پشتیں قبر میں آتا ہے

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایہ ابن سلام منکر و نکیر سے
بیشتر مردہ کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے کہ اوس کا مونہ سوچ سا چمکتا ہے نام اوس کا رومات ہے وہ مرد کو بٹھلاتا ہے
اور کہتا ہے کہ جو چاہے تو نے ہلا کر کیا ہے وہ کہتا ہے میں کس طرح لکھوں سیر پاس قلم سیاہی کا غذا کمان ہے فرشتہ کشائے
اپنے تنوک کی سیاہی بنا اور انگلی کا قلم اور کفن کے ٹکڑے کا کاغذ تہہ اپنی نیکیاں سب لکھتا ہے اور جب
گناہوں پر پوچھتا ہے شرما تا ہے فرشتہ کہتا ہے جب دنیا میں گناہ کیا تا تب حق تعالیٰ سے نہ شرما سے تھے اب
شرما تے ہو بعد ازان گرز اوٹا کر راتا ہے تب بندہ ناچار ہو کر گناہوں کو بھی لکھتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اسکو لپیٹ
اپنے ناخن سے مہر کرتے ہو لپیٹ کر ناخن سے مہر کرتا ہے پس فرشتہ اوسکو اوسکی گردن میں لٹکا جاتا ہے اور
تاقیامت وہ لٹکا ہوتا ہے قولہ تعالیٰ كُلُّ نَفْسٍ اِلٰی رَبِّهَا مُنِیۡۃٌ بعد ازان منکر و نکیر آتے ہیں اور
اسی طرح قیامت میں جب حکم ہو گا کہ اپنا تانہ اعمال پڑھ تب بندہ سب نیکیاں پڑھ جائیگا اور گناہوں کے پڑھنے
میں حق تعالیٰ فرما دے گا کیوں نہیں پڑھتا کہے گا یا رب مجھے تجھے شرم آتی ہے حق تعالیٰ فرما دے گا دنیا میں
نہ شرما یا اب شرما تا ہے تب بندہ پشیمان ہو گا اور پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشنے کی بہر حکم ہو گا خذُوْهُ نَحْنُۤہٗ ثُمَّ اِخْرِجُوْهُ
میں

سولہواں باب شکر و نیکر کے ذکر میں

حدیث میں آیا ہے کہ جب مردہ قبر میں ہر جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کے ہیں جنکی آنکھیں نیلی ہیں اور کونکل بادل کیسی ہے سو وہ زمین چیرتے اور اسکے سر کی طرف سے آتے ہیں نماز کہتی ہے کہ اس طرف سے نہ آؤ گیونکہ یہی من کے ڈر سے راتوں کو سجدے کرتا تھا تاہن اپنی طرف سے آتے ہیں صدقہ کہتا ہے اور ہر سے نہ آؤ

کہ یہی کہہ کے خوف سے مدد دیا کرتا تھا تب یابین طرف سے آتے ہیں روزہ کتنا ہو اور ہر سے نہ آؤ کہ یہ اسمیٰ بنی و
 کھا کر جو کہ پیاسے دلوں پر مردہ کیا کرتا تھا تب پاؤں کی طرف سے آتے ہیں جمعہ کتنا ہو اور ہر سے نہ آؤ کہ یہ اسی جگہ کے خطر سے
 پاسبانہ نماز کو جاتا تھا تب ہجائیے ہیں اور کہتے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کتنا ہو وہ کتنا ہو اُسدا ان محمد کو
 پس کہ ہم سے اوسے سلا کر چلے جاتے ہیں اور منکر و نکیر کے سوال میں حکمت ہو کہ آدم کی پیدائش کی وقت فرشتوں نے
 طعن سے کہا تھا کہ یارب کیا تو زمین میں ایسا شخص پیدا کرتا ہو جو اوس میں فساد و فحش و زنی کرے اور حق تعالیٰ نے فرمایا
 ہا اے آدمی! اے علم! اے علم! اے علم! یعنی جو میں جانتا ہوں سو تم نہیں جانتے پس حق تعالیٰ منکر و نکیر کو بھیجتا ہوتا مسلمان کلمہ اور ایمان
 کی باتیں منکر و فرشتوں کے سامنے گواہی میں اور گواہ دوسے کم نہیں ہوتے اور جب منکر و نکیر فرشتوں کے سامنے آئے
 ایمان پر گواہی دے چکے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہو اے میرے فرشتے اے اوسکی جان لے لی اور ادا کمال متاع غیروں کے
 نصیب کیا اور اوسکی جو ر و غیر کی گود میں سوئی اور اوسکے لونڈی غلام غیر کے بس میں پڑے ہر اوس سے زمین کے
 اندر جب سوال ہوتا تب دسٹے میرا ہی دم ہر اور میرا ہی کلمہ پڑتا کہ تم جانو کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے تمہیں نہیں معلوم مگر تم مجھ سے
 کتنا ہو کشتہ جرحی محدث حرمہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ سو لکھ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاں مبارک میت کو دکھلاتے ہیں

سفر ہوان باب کرنا کا تبین کے ذکر میں

حدیث میں ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک اپنے پر سو دے گا وہی نیکیاں لکھتا ہو اور دوسرا بائیں پر سو دے گا
 لکھتا ہو لیکن جب دوسرے گواہ بنا لیتا ہو اور دہانے بائیں لے اوس وقت ہوتے ہیں جب آدمی بیٹھا ہوتا ہو اور جب کھڑا ہو
 تو اوسکے گے پیچھے ہو لیتے ہیں اور جب سوتا ہو سر ہانے پائنتی ہوتے ہیں اور ایک وایت یہ ہے کہ پانچ فرشتے ہیں دو
 ہر ایک کے دو دوسرے اور ایک کسی وقت نہیں ملتا کہ قال کہ تعقیبات بن یزید یہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ و معقبات
 سے راندن کے فرشتے مراد ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی پہیری والے فرشتے ہیں آدمی کے آگے اور پیچھے کہ اوسکو محفوظ
 رکھتے ہیں جن و انش شایعین وغیرہ سے بلکہ حق تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو کہ وہ اپنے ہاتھ کا
 فرشتہ بائیں کے فرشتے پر امیر و عالم ہو سو جب آدمی گناہ کرتا ہو اور بائیں کا فرشتہ لکھنے کا راہہ کرتا ہو دہانے کا فرشتہ
 اوس کا کتنا ہو کہ تھرا وہ سات ساتین ٹھہرتا ہو ہر اس عرصہ میں اگر اوسنے توبہ استغفار کیا تو نہیں لکھتا اور اگر
 لکھا تو ایک گناہ لکھ لیتا ہو ہر جب بندہ مرتا ہو اور قبر میں رکھا جاتا ہو دونوں فرشتے کہتے ہیں یارب تو نے ہم کو اپنے بند
 پر عمل لکھنے کے واسطے تعین کیا تھا سو وہ مر گیا اب ہمیں حکم ہے تو آسمان پر چڑھ جائیں حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ آسمان
 فرشتوں سے بہرہو سب میری شیعہ کرتے ہیں سو تم میرے بندے کی قبر پر تسبیح و تہلیل و تکبیر کہو اور میرے بندے کے
 واسطے لکھتے رہو جب تک میں سے قبر سے اوٹاؤں اور کرنا کا تبین اور کھا اوس واسطے نام ہو کہ جب یہ لکھتے ہیں یہاں

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لکھ لکھ

لیجائے ہیں اور حق تعالیٰ سے غاہر کہتے ہیں اور اس نیکی پر گواہی دیتے ہیں اور جب گناہ کھیتے ہیں تو عمیقین و عمیقون
 ہوں کہ اسے آسمان پر لیجائے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے اور کہ انا کا بتین میرے بندے نے کیا کیا وہ چپے ہ جاتے ہیں
 یہاں تک کہ جب حق تعالیٰ دوسری تیسری مرتبہ پوچھتا ہے کہتے ہیں الہی تو تشار و خطا پوش ہے تو نے اپنے بندوں کو
 حکم کیا ہے کہ ایک دوسرے کا عیب چھپائے اور وہی ہر روز تیری کتاب پڑھتے ہیں اور ہماری تعریف کرتے ہیں
 اور میں کرام کہتے ہیں کہ وائے علیکم کی فطین کر انا کا بتین سوا و کا عیب چھپا ڈال کہ تو علام الغیوب ہے مگر حکم
 رحمدل دے کہتا ہے کہ بیشتر حدیثوں میں آیا ہے کہ فرشتے مومن کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور وجہ اسکی میرے نزدیک
 یہ ہے کہ ایمان و اعتقاد دلانے کو ایک اثر ہی معنوی سو جو کوئی جس کا معتقد ہوتا ہے اس سے اس کو فیض و نفع پہنچتا ہے
 لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست ہونہ باطل و خلاف واقع پس امت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیائے فیض باطنی
 حامل ہوا کرتا ہے اور اسی سبب سے ذرا سے کام میں بہت سناوٹ پاتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
 اور اسی سبب سے یہ پچھلے اگلوں سے آگے ہو گئے ہیں کہ تَحْنُ الْاٰخِرُونَ السَّابِقُونَ اور اسی طرح
 سب فرشتوں کا ایمان کہتے ہیں سوا ان سے بھی طرح طرح کے فیض پونچا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ علم

علم اہل حق
 سبب ان فیض میں
 سوا کہنے والا
 علم دی سبب
 علم اہل حق
 علم اہل حق
 علم اہل حق

اٹھا رہو ان باب اس کر میں کہ روح گہرین اور قبر پر آتی ہے

حدیث میں ہے کہ جب مرنے سے تین دن گذر جاتے ہیں روح کہتی ہے یا رب مجھے حکم دے کہ میں جاؤں اور اپنے
 بدن کو دیکھوں حکم ہوتا ہے کہ اچھا جاتے وہ قبر کے پاس آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ منتھوں سے اور موندہ سے پانی بنا ہے یہ
 دیکھ کر بہت روتی ہے اور کہتی ہے ای میرے مسکین بدن ای میرے پیارے محبوب تجھے اس حشت و بلا کے گھر میں اس غم
 و درد کے گھر میں اس سنج و نہت کے گھر میں اپنی زندگی کے دن یا دین بعد از ان پہلی جاتی ہے ہر پڑوسی طرح پانچویں
 دن دن لیکر آتی ہے اور دوسرے دیکھتی ہے کہ منتھوں سے اور موندہ سے اور کانون سے ریم و خون نکلتا ہے یہ دیکھ کر بہت
 روتی ہے اور کہتی ہے ای میرے مسکین بدن اس غم و سنج و محنت کے گھر میں اس کیڑوں اور بچڑوں کے گھر میں تجھے
 اپنی زندگی کے دن یا دین کیڑے کوڑے تیرا گوشت کھا گئے تیرے ہننا شق ہو گئے تیرا چمڑا پھٹ گیا بعد از ان پہلی
 جاتی ہے ہر پڑوسی طرح ساتویں دن حکم لیکر آتی ہے اور دوسرے دیکھتی ہے کہ بدن میں کیڑے پڑ گئے ہیں سو ڈار ہیں مار کر
 روتی ہے اور کہتی ہے ہر تجھے اپنی زندگی کے دن یا دین تجھے اپنے لٹکے بالے خویش و قریب یا دین تجھے اپنی زمین کا گھر
 یا دیو کمان میں تیرے بہائی بند کمان میں تیرے دوست آشنا کمان میں تیرے ہمسائے اور ہم نشین اور ہر
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مومن مر جاتا ہے اسکی روح اپنے گھر کے آس پاس بیٹھ کر ہر تک پہنچا کرتی ہے اور کہتی
 ہے کہ اسکا مال کس طرح بانٹتے ہیں اور اسکا قرض کس طرح ادا کرتے ہیں ہر پڑوسی کے قبر کے گرد سال بھر پھرتی ہے

اور دیکھتی ہو کہ اس کے لیے کون دعا مانگتا ہے اور کون نکلے گا یہ ہر چیز حال پورا ہوا تاہم تب و سکھ جہاں سب
روحیں جمع رہتی ہیں لیجائیے میں اور فسخ صورت تک ہیں اپنی ہوا وہ ہو قرآن مجید میں ہی تشریف لکھا کہ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
سو کہتے ہیں کہ روح ابجد یعنی رحمت کے جو چنانچہ ایک قرار میں روح آیا ہو فتح لا اور بعض کہتے ہیں کہ روح
ایک بڑے فرشتے کا نام ہے کہ شب قدر میں مومنوں کے احرام کی واسطے آتا ہے اور کہا کہ روح تمام بدنیں ہوا
موت بھی تمام بدنیں سرایت کرتی ہے قولہ تعالیٰ قُلْ تُخَيِّئُوا لِلَّذِي أَنْشَأَكُمْ آدَمَ مَوْتَهُ اور روح دروان دونوں ایک
ہیں لیکن روح جب گئی تو بہر بدنیں نہیں آتی اور بہر بدنیں جس وحرت نہیں رہتی اور روان جاتا ہے اور آتا ہے
اور اس کے پاس نہ رہی بدنیں حرکت رہتی ہے اور روی جگہ بدن میں عین نہیں اور روان کی جگہ دونوں ابرو
کیچے میں ہوا اور روح جب طاقی ہو بیتیک بندہ مرجاتا ہے اور روان جب جاتا ہے تب نہ سو جاتا ہے اور روح نسبت بہر
بدن سے الگ نہیں ہوتی اور حرکت نہیں کرتی جس طرح پانی اگر تر نہیں بہرین اور گہر میں درہرین اور سورج کی چمک
اوپر سے تو عکس و سکاچت پر ہوتا ہوا نظر آوے لیکن پیالہ اپنی جگہ سے نیلے اسی طرح روح بدن میں ہوتی
ہو اور شعلہ او سکا عرش تک پہنچتا ہے سو وہی روان ہوا وہ وہاں جو کچہ دیکھتا ہے اور اسے خواب ملوٹی کہتے ہیں
اور روح بعد ذات کے کہاں ہوتی ہے حضور نے کہا ہے سور میں رہتی ہے کیونکہ جتنے جاندار پیدا ہوئے ہیں اور قبا
تک پیدا ہوئے ان کے اتنے ہی سوراخ صور میں ہیں سو روح اگر نعمت کے قابل ہو تو وہاں ہو اور عذاب کے قابل ہو
تو وہاں ہو اور کہتے ہیں کہ مومنوں کی روح علیین میں سبز پرندوں کے حوصلوں میں اور کافروں کی روح فوج
میں سیاہ پرندوں کے حوصلوں میں آور کہتے ہیں کہ موس کی روح جب قبض کیجاتی ہے رحمت کے فرشتے اسے
باغ از تمام چستے آسمان تک لیجاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اسکو علیین میں گاہو اور زمین
پیسیر لیجاؤ تب روح کو اس کے بدن کی طرف پھیر لاتے ہیں اور بہشت کا دروازہ کول دیتے ہیں کہ وہ اپنے
مقام کو دیں سے دیکھتی ہے تاقیات اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے پہلے آسمان کی طرف لیجاتے ہیں
سلو اسکے دروازے موندیے جاتے ہیں اور حکم ہوتا ہے کہ اسکو اسکی جگہ میں پسیر لیجاؤ تب اسے لے آتے ہیں
اور اسکی قبر تنگ کر دیتے ہیں اور دوزخ کا دروازہ کول دیتے ہیں کہ وہ اپنا بیٹھا وہیں سے دیکھتی ہے تاقیات
اور اسی سختی پر حدیث میں آیا ہے کہ مرے جو تیوں کی تنہا سنتے ہیں لیکن بول نہیں سکتے اور بعض عالموں نے
فرمایا ہے کہ شہیدوں کی روحیں فردوس میں سبز پرندوں کے حوصلوں میں ہیں جہاں چاہتی ہیں آزاد گردانی
ہیں پھر پسیر الیتی ہیں قندیلون میں جو عرش کے نیچے معلق ہیں اور مسلمانوں کے لاکوں کی روحیں بہشتی
کشکوں کے حوصلوں میں ہیں اور مشرکوں کے لاکوں کی روحیں بہشت کی چاروں طرف پراکرتی ہیں قیامت
تک انکو کہیں رہنے کی جگہ نہیں اور آخرت میں وہ مومنوں کے خادم بنائے جائینگے اور جن مسلمانوں کے لئے

یہی ہے "سچ" ہے
میں نے فرشتے اور
سچے
خوشنما اور کون
نور کو کھلا دیا
اور کون

کسی کا فرض یا دعویٰ ہوا تو انکی دھین ہوا میں مخلوق ہیں نہ انکو مشیت میں لیجاتے ہیں نہ آسمان پر جہنم ان کا
فرض و مظاہرہ چکا دیا جاے اور فاسق مسلمانوں کی رو میں قبر میں بدن سمیت عذاب پاتی ہیں اور کافروں اور
مناہضوں کی دھین تین میں ہیں جہنم کی آتش میں اور بعضوں نے کہا ہر روح ایک جسم لطیف ہے کہ مخلوق ہے اور
اسی سبب سے حتمی کو ذی روح نہیں کہتے کیونکہ محال ہے کہ حتمی محل جسم کا ہو اور یہودیوں کے رسول اُمّ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کا حال اور صحابہ قیم کا حال در ذوالقرنین کا حال پوچھا سو اون کی شان میں سورۃ
اُمّ ترا اور روح کے مقدسے میں یہ آیت اُتری وَتَسْئَلُوْنَهُ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ عَسَیْ
خدا کے علم سے ہے اور مجھے اسکا علم نہیں اور بعضوں نے کہا ہر روح مخلوق نہیں کیونکہ خدا کے امر سے ہوا
امر خدا کا کلام خدا کا ہے اور بعضوں نے کہا ہر آیت کے یہی ہیں کہ روح میسرے رب کی تگوین سے ہے کہ او نے
کن کے کلمے سے او سے ہست کیا ہے اور امر و طرح کا ہے ایک امر الزام جیسے عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر تگوین جیسے
قول و کلام اُمّہ اذ اُذِیْنَا اَنْ یَّقُوْلَ لَمْ یُنْ فَلَیْکُوْنُ اور وہ جو خدا ہی تعالیٰ نے فرمایا ہے تَمَثَّلَ بِالرُّوحِ اَلَا یُحِیْ
تَعَالٰی فَلَیْکَ سُوْرَجِ اَیْنِ جَبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ہے اور وہ جو فرمایا ہے یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِکَہُ صُفًّا سُوْرَجِ سے وہا
ہی جبریل علیہ السلام مقصود ہے اور بعضوں نے کہا ہر روح ایک کٹے فرسے کا نام ہے جو اکیلا ایک صفت میں نہ کہ ایک اور صفت سے ایک
صفت میں در وہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہے فَمِنْ رُّوحِیْ سُوْبِہِ اِضَافَتِ تَشْرِیْفِ و تعظیم کی راہ
ہو جیسے ناقۃ الود و بیت الود اور وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہے فَمِنْ رُّوحِیْ سُوْبِہِ اِضَافَتِ تَشْرِیْفِ
فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ جبریل م م کے پہونک سے پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہر روح اس جگہ یعنی رحمت
کے ہے ہوا اللہ علم بالصواب م تشریح رحمت ہر روح کا حال بفضل اس واسطے زیبا کیا کہ ہر شخص کی فہم عقل میں آسکتا
تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَمْرُنَا اَنْ یَحْکُمَ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ عَقْلِہُمْ یعنی ہر کو حکم ہے کہ آدمیوں کی اون کی
عقل کے موافق کلام کرین اور جو شخص عقل صافی و فہم مافی کہتا ہوا دوسے چاہیے کہ تصوف کی کتابیں دیکھنے مخصوص امام مجتہد
نعمانی کے تصنیف ہیں کیونکہ انہوں نے بعضے راویوں میں روح کا حال تصریح تام و تشریح تمام لکھا ہے اگرچہ اس سالے میں ختم ہوا ہے لیکن

انیسواں باب صور کے ذکر میں اور بحث چشم کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ اسرائیل عام کے چار بازو ہیں ایک پورب میں ایک کیمچم میں ایک کو بچتا ہے ایک سے ہڑبانتا ہے اور عرش کے پائے اپنے کا ند ہے پر اوٹا ہے جو اور حق تعالیٰ کے خوف سے چوٹا ہو جاتا ہے کنجشک کے برابر اور کوئی فرشتہ عرش سے اتنا نزدیک نہیں جتنا اسرائیل علیہ السلام جو اسکے اور عرش کے درمیان سات پر ہے۔ بہن ایک پر نے سے دوسرے پر دے تک یا شوبیس کی راہ کا فاصلہ جو اور جبریل و اسرائیل علیہ السلام کے

۱۰ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۱ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۲ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۳ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۴ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۵ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۶ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۷ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۸ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۱۹ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں
 ۲۰ اور جو چاہیں وہ کہیں کہیں

درمیان شرجاب میں اور حق تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید براق موتی سے پیدا کیا ہو طول و سکا اتنا ہو جیسے آسمان اور ساتویں مینوں کا درمیان اور عرش سے ملحق ہو جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہو گا سب اس میں لکھا ہوا اور اسرافیل علیہ السلام اپنی داہنی ران پر صور رکھے ہوئے اور صور کا موندہ اپنے موندہ سے لگائے ہوئے اس انتظار میں ہو کہ جو بین ہو گئے کا حکم ہو پھر انکے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اس کی قسم جس کی بدقت میں میری جان ہو کہ جس دن زمین کا ہوا جالیا قیامت آجائے جالیا کہ آدمی کے موندہ میں لقمہ پڑا ہو گا سو وہ لقمہ نہ سکے گا اور کپڑا نہ پھٹے گا سو پھر نہ سکے گا اور پانی موندہ سے لگائے ہو گا سو پانی نہ سکے گا اور صورتیں بارہونکا جائیگا ایک کو نفع نہ فرج کئے ہیں ایک کو نفع نہ مستحق ایک کو نفع نہ بھٹ سو جب نیا کی مدت گزر جائے گی ملک الموت ساتویں زمین تک ہاتھ پھیلا کر سب سامیوں اور مہینوں کی روح نکال لیگا اور وقت کوئی زمین پر باقی نہ رہیگا مگر ابلیس اور نہ آسمان پر گر جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور زمین کو حق تعالیٰ نے اس بیت میں مستثنیٰ کیا ہے و نفع فی البصیر فصنع من فی السموات و من فی الارض الا لمن یثارا اللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ صور کی چار شاخیں ہیں ایک چمچ میں ایک پورب میں ایک ساتویں زمین کے نیچے ایک ساتویں آسمان پر اور جتنی تمام عالم کی رو میں ہیں اتنے ہی صور میں دروازے ہیں اور اسکے ایک طبقہ میں نمیوں کی وحیں ہیں اور ایک میں اور آدمیوں کی اور ایک میں پر یوں کی اور ایک میں جانوروں کی

بیسویں باب نفع فرج کے بیان میں

جب نفع فرج ہو گا آسمان و زمین کی تمام خلقت میں ہول پڑ جائیگا اور پہاڑ اوڑھنے لگیں گے اور سہاں پھٹنے لگیں گے اور زمین کا پھٹنے لگے گی جیسے پانی پر ناؤ ڈگ لگاتی ہو اور حاملہ عورتوں کے حل گر جائیں گے اور لڑکے خون سے بڑھے ہو جائیں گے اور شیاطین بھاگتے پھریں گے اور ستارے ٹوٹنے لگیں گے اور چاند سوچ دھندلے ہو جائیں گے قولہ تعالیٰ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ پھر عالمیں اس تک ایسا ہی ہو جائیں گے جس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الناس انظروا بکم اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ پھر فرمایا کہ آج یا جس دن ہو یہ کون دن ہو صحابہ بولے خدا و رسول خوب جانتا ہو آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہو جب حق جل و علا آدم حرم سے فرما دیگا کہ بیچ اپنی اولاد کو دوزخ کی طرف آدم حرم کہیں گے یا رب کہتے ہیں حکم ہو گا کہ ہزار سے نو سو تھانو سے دوزخ میں اور ایک بہشت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا پہلو روٹنے لگے اور نہایت لگیں ہوئے حضرت نے فرمایا مجھے امید ہو کہ بہشت میں تین حصے اور لوگ ہونگے ایک حصہ تم پر فرمایا کہ مجھے امید ہو کہ دو حصے تم ہو ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہو گئے پھر فرمایا کہ خوش

اور ہوا جائیگا
پھر پھر پھر
یہ ساتویں زمین
زمین میں ابلیس
اور اس کا ہوا
نفع فرج کے ایک
بیت میں ہے
یہی چیز ہے
سے لوگوں کو
بیت میں ہے
نفس کا ایک
یہی چیز ہے

کیونکہ تم تمام اتوں میں اس طرح ہو جیسے اونٹ کے سامنے بڑی اور تم ایک جز ہو ہزار جز سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں اوس میں سے ایک رحمت دنیا میں بھی ہے جسکے اثر سے جن انسان خوش طبع ہوں ان میں ہر بانیان کرتے ہیں اور ناسخے رحمتیں قیامت کے دن اپنے بندوں پر کرے گا تم مجھ کہتا ہے یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے ہر حق تعالیٰ اسرافیلؑ کو موصوفہ ہونے کا حکم دے گا وہ ہونے لگا اور کیلگا اور وہ حق تعالیٰ کا حکم ہو کہ بدلوں سے ملکوت آسمان زمین کے تمام لوگ ہوش ہو جائیں گے اور مرد جائیں گے مگر جسے خدا تعالیٰ چاہے گا شومرے گا یعنی شہید کی روحیں کہ وہ اپنے خدا کے پاس نہ ہیں چنانچہ فرمایا وَلَا تُحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ هُمْ أحياءٌ عند ربهم اور حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ نے شہید و نکو پانچ بزرگیاں دی ہیں جو سیکوئیں دین اور مجھے بھی نہیں میں ایک یہ سب نبیوں کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہیں اور شہیدان کی روح کو حق تعالیٰ آپ قبض کرتا ہے دوسرے یہ کہ سب انبیاء و رسول کے نملائے جاتے ہیں اور میں ہی نملایا جاؤں گا ہر شہید نہیں نملائے جاتے تیسرے یہ کہ سب نبیوں کو قبض دیا جاتا ہے اور مجھ کو بھی دیا جائے گا ہر شہید و نکو نہیں دیا جاتا چوتھے یہ کہ انبیاء کو مردہ کہتے ہیں اور میں ہی ایسا ہی ہوں کہ انکے میت و انہم میتون اور شہداء زندہ ہیں کہ اسکا کہلاتے ہیں پانچویں یہ کہ سب قیامت کے دن شفاعت کریں گے اور میں ہی اویں شفاعت کروں گا اور شہید ہر روز شفاعت کرتے ہیں تا قیامت اور کہتے ہیں کہ بارہ شخص باقی رہ جائیں گے جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور آٹھ عرش کے اٹھائیوا لے اور دنیا رہ جائیگی اکیلی بے آدمی بے پری بے شیطان نے وحوش تب حق تعالیٰ فرما دے گا اے ملک الموت جتنے اولین و آخرین ہیں اتنے ہی تیرے ساتھی اور مددگار بیٹھے پیدا کیے اور تجھے آسمانوں اور زمینوں کی قوت بخشی آج میں تجھے رنگ ننگ کے غضب کا لباس پہنا تا ہوں سو تو میرا غضب لیکر اور تر اور شیطان کو مٹا کر مزہ چکھا اور جتنی سختی اگلوں چلوں پر آدمیوں پر یوں پر ہوئی ہے اور سکی و دینی جو گنی اوس کیلے پر کر اور زبانے یعنی دوزخ کے پیانے سے ستر ہزار آتشیں زیر زمین لیکر تیرے ساتھ ہوں گے یہ سنکر ملک الموت ایسی بے باک ہو کر جھکے دیکھنے سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے لوگ مر جائیں نمود ہو کر شیطان کو لاکارینگے اونکی آواز کی شدت دھول سے شیطان ہوش ہو جائے گا اور زرخرے کی آواز سن کر و شور پراوس کے گلے سے بلند ہوگی کہ آسمان زمین کی خلقت افسے سے تو ہوش ہو جائے تب ملک الموت فراویں گے شہداء و نبیہ تاموت کا مزہ چکھو چکاؤں تو نے بہت عمر پائی اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہ سنکر وہ پورب کو ہا لگیا ملک الموت جھپٹے ہاں ہی جا پونچھیں گے تب بچم کو ہا گے گا و ہاں ہی وہ جا پونچھیں گے آخر ہا گتے ہا گتے تک اگر آدم م کی قبر کے پاس شہرے گا اور کہے گا اے آدم میں تیرے سب سے ہٹکار میں پڑا اور رحیم و مہربان ہوا پس ملک الموت اوس سے آتش کا پالہ ملا دینے تب وہ خاک پر لوٹنے لگے گا پھر زبانیہ دہکائی ہوئی کیلون سے اوسکا مونہ چیرینگے اور تیرے

اور وہ حق تعالیٰ کا حکم ہو کہ بدلوں سے ملکوت آسمان زمین کے تمام لوگ ہوش ہو جائیں گے اور مرد جائیں گے مگر جسے خدا تعالیٰ چاہے گا شومرے گا یعنی شہید کی روحیں کہ وہ اپنے خدا کے پاس نہ ہیں چنانچہ فرمایا وَلَا تُحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ هُمْ أحياءٌ عند ربهم اور حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ نے شہید و نکو پانچ بزرگیاں دی ہیں جو سیکوئیں دین اور مجھے بھی نہیں میں ایک یہ سب نبیوں کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہیں اور شہیدان کی روح کو حق تعالیٰ آپ قبض کرتا ہے دوسرے یہ کہ سب انبیاء و رسول کے نملائے جاتے ہیں اور میں ہی نملایا جاؤں گا ہر شہید نہیں نملائے جاتے تیسرے یہ کہ سب نبیوں کو قبض دیا جاتا ہے اور مجھ کو بھی دیا جائے گا ہر شہید و نکو نہیں دیا جاتا چوتھے یہ کہ انبیاء کو مردہ کہتے ہیں اور میں ہی ایسا ہی ہوں کہ انکے میت و انہم میتون اور شہداء زندہ ہیں کہ اسکا کہلاتے ہیں پانچویں یہ کہ سب قیامت کے دن شفاعت کریں گے اور میں ہی اویں شفاعت کروں گا اور شہید ہر روز شفاعت کرتے ہیں تا قیامت اور کہتے ہیں کہ بارہ شخص باقی رہ جائیں گے جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور آٹھ عرش کے اٹھائیوا لے اور دنیا رہ جائیگی اکیلی بے آدمی بے پری بے شیطان نے وحوش تب حق تعالیٰ فرما دے گا اے ملک الموت جتنے اولین و آخرین ہیں اتنے ہی تیرے ساتھی اور مددگار بیٹھے پیدا کیے اور تجھے آسمانوں اور زمینوں کی قوت بخشی آج میں تجھے رنگ ننگ کے غضب کا لباس پہنا تا ہوں سو تو میرا غضب لیکر اور تر اور شیطان کو مٹا کر مزہ چکھا اور جتنی سختی اگلوں چلوں پر آدمیوں پر یوں پر ہوئی ہے اور سکی و دینی جو گنی اوس کیلے پر کر اور زبانے یعنی دوزخ کے پیانے سے ستر ہزار آتشیں زیر زمین لیکر تیرے ساتھ ہوں گے یہ سنکر ملک الموت ایسی بے باک ہو کر جھکے دیکھنے سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے لوگ مر جائیں نمود ہو کر شیطان کو لاکارینگے اونکی آواز کی شدت دھول سے شیطان ہوش ہو جائے گا اور زرخرے کی آواز سن کر و شور پراوس کے گلے سے بلند ہوگی کہ آسمان زمین کی خلقت افسے سے تو ہوش ہو جائے تب ملک الموت فراویں گے شہداء و نبیہ تاموت کا مزہ چکھو چکاؤں تو نے بہت عمر پائی اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہ سنکر وہ پورب کو ہا لگیا ملک الموت جھپٹے ہاں ہی جا پونچھیں گے تب بچم کو ہا گے گا و ہاں ہی وہ جا پونچھیں گے آخر ہا گتے ہا گتے تک اگر آدم م کی قبر کے پاس شہرے گا اور کہے گا اے آدم میں تیرے سب سے ہٹکار میں پڑا اور رحیم و مہربان ہوا پس ملک الموت اوس سے آتش کا پالہ ملا دینے تب وہ خاک پر لوٹنے لگے گا پھر زبانیہ دہکائی ہوئی کیلون سے اوسکا مونہ چیرینگے اور تیرے

پاس نہیں گئے اور سبکی جان قبض کرین گئے ہر حق تبارک و تعالیٰ ملک الموت سے فرما دیگا کہ دریاؤں کو فنا کر سوا ملک الموت
دریاؤں سے کہیں گئے تمہاری میعاد گذر چکی حدیث کہیں گئے ہر کو حکم دو تو اپنے اوپر رولین یہ کہہ کر رو دین گئے اور
کہیں گئے کہاں ہیں ہماری مہین اور کہاں ہیں ہمارے بھائی ابھی حکم اللہ تعالیٰ کا بعد از ان ملک الموت
زور سے ایک ایسی آواز کرینگے کہ سارا پانی تپال تک سوکھ جائیگا ہر پہاڑوں کے پاس جائینگے وہ بھی رو کر
کہیں گئے کہاں ہے ہماری اونچائی اور کہاں ہے ہمارا کڑا پن آہو بچا حکم حق جل علاہ کا پس ملک الموت کی ایک جنگھاڑ
میں وہ ٹکڑے ٹکڑے اور جائینگے اور انکے ہانی دہنسن جائینگے ہر آسمان پر چڑھ کر جنگھاڑ مارینگے جسکے صدے سے
چاند سورج تارے سب چور چور ہو کر گر پڑینگے ہر حق تبارک و تعالیٰ فرما دیگا کہ ای ملک الموت اب میری خلقت
میں کون باقی ہا کہیں گے اہی حی لاموت تو ہی ہو اور باقی تو اب کوئی نہیں رہا مگر جبریل و میکائیل و اسرافیل
اور عرش کے اوٹھانیا والے اور میں ضعیف بندہ تب اونکی روح قبض کر نیکا سہی حکم ہوگا بعد از ان حق تعالیٰ فرما دیگا
ای ملک الموت کیا تو میرا قول نہیں سنا کل نفیس الموت سو تو بھی بے رحا پس ملک الموت علیہ السلام بھی جائینگے اور کچھ باقی بھی جائیگا

۱۸
حدیث مبارکہ

ما شاء اللہ تعالیٰ

اکیسواں باب حشر و نشر کے بیان میں

حدیث میں ہے کہ جب حق تبارک و تعالیٰ چاہے گا کہ خلق کو جلا سے جبریل و میکائیل و اسرافیل و غزیراتیل علیہم السلام کو
زندہ کرے گا اور ان چاروں میں پہلے اسرافیل کو جلا دے گا وہ عرش سے صولیکر بہشت میں جائینگے اور کہیں گے
ای رضوان بہشت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے اور اونکی امت کی واسطے آراستہ کر پھر براق اور لوا را حملہ و حرکت
کے لیکر آویں گے سو جانوروں میں جو پہلے زندہ ہوگا وہ براق جو ہر اسد تعالیٰ فرما دیگا اسے آراستہ اور طیار کر دے
تب اسے سرخ یا قوت کا لباس پہنا دینگے اور سبز برجد کی الکام اس کے سونہ میں دینگے اور دھڑکے میں پوش
ایک بنبر اکبر روا و سپرینگے پھر اس طیاری سے اسے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف جائینگے
اور زمین او سو وقت کف دست میدان ہوگی سپاٹ چورسن اونچی نہ بچی اس سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مرقد مبارک پہچان پڑیگا ناگاہ ایک نوراؤنکے مرقد پاک سے عمو دگر و باد کے مانند آسمان کی طرف بلند ہوگا تب
جبریل کہیں گے کہ اے اسرافیل آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار تمہارے ذمے ہے سو سب خلق کو حق تعالیٰ تمہارے ہی ہاتھ
محمود کرے گا وہ کہیں گے نہیں اے جبریل تمہیں آواز دو کیونکہ تم دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے
جانتے تھے مجھے افسس غم آتی ہے جبریل ام خاموش رہ جائینگے تب اسرافیل ام میکائیل سے کہیں گے کہ تم بھاڑو
میکائیل پہلی مرتبہ کہیں گے اسلام علیک اے روح پاک اپنے مقدس ن کی طرف رجوع کر اور کچھ جواب پاؤں گے پھر

باز آن اور دو کی مترنگا ہوں سے پیب ہو بیگا سو پکار نیو الا پکار یگا کہ یہ لوگ نہا کرتے تھے اور بے توبہ مرے یا انکی
 مزار ہو اور جگہ انکی دوزخ میں قوله تعالیٰ وَلَا تَقْرُؤُا اِلَیَّ اِنَّیْ اَعْمٰی اَنَّ کَانَ فَاحِشَةً اور بعضے قرون سے اوٹھین گے کالائو
 انکی انگلیں دوزخ کے انگاروں سے پیٹ بہر سو پکار نیو الا پکار یگا کہ یہ لوگ ظلم سے یتیموں کا مال جٹ کر گئے تھے اور
 بے توبہ مرے یہ انکی مزار ہو اور جگہ انکی دوزخ میں قوله تعالیٰ اِنَّمَا تَکَلَّمُوْا فِیْ لُحْنٍ نَّهْمُ نَارٍ آآ اور بعضے قرون سے کوڑا ہی
 اوٹھین گے سو پکار نیو الا پکار یگا کہ یہ لوگ باپ کے ناحق ستاتے تھے اور بے توبہ مرے یہ انکی مزار ہو اور جگہ انکی دوزخ
 قوله تعالیٰ فَاَلَا اَلَدِّیْنَ اِحْسَانًا اور بعضے قرون سے اندھے اوٹھین گے بڑے بڑا دانت نکالے ہوئے جیسے ہڈیوں
 کے سینگہ اور ہونٹہ پیٹ تک نکلے سو پکار نیو الا پکار یگا کہ شیرابی ہیں جو بے توبہ مرے یہ انکی مزار ہو اور جگہ انکی
 دوزخ میں قوله تعالیٰ اِنَّمَا اَنْظَمُوْا اَنْیْسِرَ وَالْاَنْصَابُ اَلَا اَزْلَامُ جِشْ مِنْ مَّکْلِ الشَّیْطَانِ فَاحْشَةً اور بعضے قرون سے
 اوٹھین گے کہ انکے چہرے چو دھوین رات کے چاند سے روشن ہوں گے اور بجلی کی طرح پل میں پل صراط سے
 اور بجائے نلکے سو پکار نیو الا پکار یگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھے کام کیے اور خلق کو گناہوں سے منع کیا اور
 پانچ وقت کی نماز میں باجماعت اوکین اور توبہ کر کے موسے یہ انکی مزار ہو اور مکان انکا بہشت میں حقیقی
 انے راضی ہو یہ حقیقی سے نہ انکو کچھ ڈر ہو غم اللہمَّ اَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

تہ اور صابر سے بڑا ہوا کہ یہ جو کچھ سنا اور دیکھا ہے کہ ان کے گناہوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم سے بچھڑا دے گا

چوبیسواں باب قبر سے اوشنے کے بیان میں

کتے ہیں کہ خلق جب قرون سے اوشنے گی اوی جگہ سب کے سب چالیس برس تک کہڑے رہیں گے نہ کھائیں گے
 نہ پیئیں گے نہ پیئیں گے نہ بولیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کون آپ کے ہستی کس نشانہ
 پہچان پڑے گی آپ نے فرمایا میرا ہستی اوس دن وضو کے آخر سے غرغھلین ہو سکے یعنی جو وضو و سکے وضو میں ہو
 جاتے ہیں روشن و تابندہ ہوں گے اور حدیث میں ہے حشر کے دن جب خلق قرون سے اوٹھیں گے فرشتے
 مومنوں کے پاس آویں گے اور اوسنکے بدنوں سے خاک جھاڑیں گے سب جگہ کی گرد چٹ جاگیں مگر اعنای
 سجھو کی گرد پر چند فرشتے طیں گے نہ چٹے گی تب آواز آویگی کہ اوی میرے فرشتو یہ قبر کی مٹی نہیں یہ مسجد و ان
 مزاروں کی مٹی ہو انکو اسی طرح پہننے دو یہاں تک کہ پل صراط سے اوڑ کر بہشت میں داخل ہوں تاکہ جو انکو کیے جانے
 کو میرے بند سے اور نہ کریں اور اعنای سجھو کے سات ہیں ماتا اور دونوں ہاتھ اور دونوں کاسے زانو اور
 دونوں پاؤں کی اونگھیاں اور بعضوں سے تال کو بھی کہا ہو اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ قیامت کے دن جب مردے قرون سے اوٹھیں گے اللہ تعالیٰ رضوان کو جو بہشت کا دربان ہو پیغام
 بھیجے گا کہ میں نے روزہ دار و نکو سو کا پیاسا قرون سے اوٹھایا ہو سو بے زہت قبول کے انکی خواہشوں کی چیزیں

یہ جو کچھ سنا اور دیکھا ہے کہ ان کے گناہوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم سے بچھڑا دے گا

ایک ماہ میں

طیار کر رکھنے والے بہشت کی حوروں اور غلاموں کو بلا دیگا اور سور کے لاکھوں طبقے لیے ہوئے ہزاروں طرح کے
 میوے اور لذیذ شہوتوں بہشتیوں کے پاس جمع ہونگے اور گنتی میں وہ اتنے ہونگے جتنے
 زمین میں مٹی کے ذرے ہیں اور مینہ کی بوندیں برسی ہیں اور آسمانوں پر ستارے ہیں اور درختوں پر پتے
 ہر سب سب سامان طیار ہو چکا حق جل علاہ کو کمانا کھلا دیگا اور فرما دیا کہ اے آدمی! اے آدمی! اے آدمی!
 فی الايام انخاليہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ جب قرون سے اوٹھیں گے فرشتے تین فرقوں سے
 مصافحہ کریں گے شیعہوں سے اور رمضان کے روزہ داروں سے اور اوشے جو عرفہ کے دن روزہ رکھتے
 ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب قرون سے دوست زیادہ اللہ تعالیٰ
 کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہے کہ انہیں رحمت ہے اور سب دنوں سے دشمن زیادہ شیطان کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہے
 اسی حالتہ جو عرفہ کو روزہ رکھے اور سچا سچ دروازے خیر و رحمت کے کٹا رہے ہوں اور
 تیس دروازے ستر و شدت کے بند ہوں اور جب عرفہ کا روزہ دار پانی سے
 روزہ کو لٹا ہو جو رگ اور سکے بدھن ہو فجر تک کہتی رہتی ہو کہ بارخدا یا اسپر رحمت کر اور حدیث میں
 آیا ہے کہ روزہ دار اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے اور فرشتے انکو عمدہ خوانوں اور نفیس چٹاؤں کے پاس
 لیجائیں گے اور کہیں گے کہ تم ہو کہ تم رہتے تھے جب لوگ اگلا کر مانتے تھے اور پوچھتے تھے کہ تم رہتے تھے جب لوگ
 سیراب ہو کر پانی پیتے تھے وہی اس حال میں ہوں گے اور لوگ حساب میں پھنسے ہونگے اور حدیث میں ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی قیامت کے دن برہنہ تن و برہنہ پاؤں میں گے جس طرح ما کے
 پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں و لیکن کوئی کسی طرف نہ دیکھ سکے گا نہ کسی طرف نہ دیکھ سکے گا نہ کسی طرف نہ دیکھ سکے گا نہ کسی طرف نہ دیکھ سکے گا
 ہوں گی چالیس برس تک اسی طرح کھڑے رہیں گے نہ کھائیں گے نہ پیئیں گے آفتاب کی گرمی سے کسی کا پاؤں بسپنے
 میں ہیگیں گے کسی کی ہڈیوں تک پہنچا دیگا کسی کے پیٹ تک کسی کی چھاتی تک بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انبیاء اور انکے اہلبیت اور وہ لوگ جو حبیب شعبان
 و رمضان میں متصل ذرے رکھتے ہیں اور سب لوگ اوس دن ہونگے مگر انبیاء اور انکے اہلبیت
 اور حبیب شعبان کے روزہ دار کہ وہ آسودہ ہونگے اور کہتے ہیں کہ قیامت کے میدان میں تمام
 مخلوقات کی ایک سو بیس صفیں کھائیگی ہر صف اتنی لائیں کہ چالیس ہزار برس چلے تو اس کا چورس ملے اور اتنی
 چوڑی چالیس ہزار برس چلے تو اس کا کنارہ ملے سو انہیں سے تین صفیں ایمان والوں کی ہونگی اور باقی
 سب کافروں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا قیامت کے دن میری امت
 کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی مصنف رحمہ اللہ کہتا ہے یہ صحیح ہے مگر جرحم رحمہ اللہ کہتا ہے یہ سوطی رحمہ اللہ نے خصائص الکبریٰ

کہ اور پھر وہ اس کے علاوہ کچھ اور بھی لکھتا ہے

میں لکھا جو کہ سب بہشت کے لوگ ایک سو پچیس ہفت ہونگے اسی اہمیت سے اور چالیس عام انبیاء کی اہمیت سے

پچیسواں باب محشر والوں کے چلنے کے بیان میں

کتنے ہیں کہ محشر کے دن کفار پاپا وہ چلیں گے اور ایمانداروں کو سوار یاں ملین گی کما قال جل جلالہ یوم محشر
انتقین الی الی الخلف وفدا حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ متیقنوں کو کہوڑوں پر سوار محشر کریں گے حق تعالیٰ فرشتوں
فرما دیکھا کہ انکو دے سوار بنی چلنے دو کیونکہ دنیا میں انکو سوار سی کی ہمیشہ عادت رہی ہے ابتدا میں یہ باپ کی بہشت
پر ہے بعد از ان انکے شکم میں بعد از ان وائیوں کی گودوں میں بعد از ان باپ کے کامیوں پر بعد از ان او
کوڑے نما وغیرہ پر پر جب مرے تو ہمایوں کی گردنوں پر اور کجاخارہ جلا سوا ب جو قبروں سے اٹھائے گئے
ہیں پیادہ رہ سنبھاوین کہ انکو چلنے کا ربط نہیں انکی قربایوں کو انکی سوار سی بناؤ قال البیہی صلی اللہ
علیہ وسلم یسئلوا منھا یا کم و یخلفوا فاما یوم اقیامتہ مطایا کم

چھبیسواں باب قیامت کے ذکر میں

ہدایت میں آیا ہے کہ جب قیامت میں آفتاب نزدیک کر دیا جائیگا اور گرمی اور سکی بہت ہی سخت ہو جائیگی تب
آتش سے ایک سایہ سا نکلا کر چھپا جائیگا پھر آواز آوے گی کہ اے محشر کے لوگو سایہ کی طرف چلو سب تم
دوست ہو کر چلیں گے ایک ایمان والوں کا ایک منافقوں کا ایک کفار کا اور جب سب کے سب اس سایہ کے
نیچے پہنچ جائیں گے وہ قیامت میں قسم ہو جائیگا ایک گرمی ایک ہوان ایک نور کا قال اللہ تعالیٰ یسئلوا منھا یا کم و یخلفوا فاما یوم اقیامتہ مطایا کم
ثلاث شعب سحرارت منافقوں کے سر پر قائم ہوگی اور وہ ہوان کافروں پر مسلط کیا جائیگا اور نور ہو کر ہو کر
مائیگا اس واسطے کہ منافق لوگ دنیا میں گرمی سے ایک بہت بچتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم رسول کے ساتھ
گرمی کے سبب جہاد کو نہیں کر سکتے سو حق تعالیٰ نے فرمایا قل نارا جہنم استہ حرا اور کفار و دہان
امیر کے میں تھے کہ خدای جل و علا کی آیتیں اور نشانیاں نہ دیکھتے تھے سو آخر میں بھی وہ نہیں تارک
دہوان سے گا قولہ تعالیٰ والذین کفروا اولیاءہم النفاقوت یخربونہم من النور الی الظلمات اور مسلمان
دنیا میں نور ایمان کا رکھتے تھے سو آخر میں بھی نور بادیہ گئے قولہ تعالیٰ اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم
من الظلمات الی النور و قولہ تعالیٰ یسئلوا منھا یا کم و یخلفوا فاما یوم اقیامتہ مطایا کم
نے فرمایا ہے کہ سات فرقوں کو جل و علاوش کے سایہ میں مبتلا دیکھا اور مدین جب سوا سی اور سب
کے اور سایہ ہو گا ایک بادشاہ عادل و دوسرا وہ جو بہری جوانی خیر ہے جو بہان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں

یہ روایت بھی ہے کہ ان کو سوار سی بناؤ قال البیہی صلی اللہ علیہ وسلم

لہ جہنم
انکار اللہ میں گئے
میں گار و تلو جن
سے پچیس ہفت
لاستہ
اور کہ وہ قیامت میں
بنی کھا و بر باد
کہ وہ قیامت میں
دن ہمارے سوا
ہیں پچیس
چالیس
پچیس
فکرہ دنیا کی ناگ
اور سخت گرمی
دنیا اور کھانہ
شیطان کھانہ
ہیں اور کھانہ
امیر و فرما
ظلمت میں سے
دعا کا

مشغول ہوا ہو کر سر سے وہ ٹھوکر صرف اللہ تعالیٰ کی واسطے آپس میں دوسری کہتے ہیں چوتھا وہ مرد جسے ال جبال والی عورت
 جو روپ مرد و نون کہتی ہو چاہے اور وہ صرف خدای تعالیٰ کے خوف سے اس سے باز رہے یا چوٹا وہ تھکن
 تنہائی میں خدای تعالیٰ کے خوف سے روتا ہو چھٹا وہ جسکا دل سجد ہی میں لگا رہتا ہو سہا تو ان وہ جو داہنے ہاتھ سے
 صدقہ دے اور بائیں سے چھپا دے اور حدیث میں آیا ہے کہ جب محتالی خلق کو جمع کرے گا پکار نیوالا پکارے گا
 اے صاحب فضل! سو بہت سے لوگ انہیں گے اور جلد جلد جنت کی طرف چلیں گے فرشتے انکو وقفہ میں ملیں گے اور کہیں
 گے تم کون ہو کہیں گے ہم وہ ہیں کہ جب ہمیر لوگوں نے ظلم کیا ہم نے صبر کیا اور جب کسی نے ہماری تقصیر کی ہم نے معاف
 کی فرشتے کہیں گے اچھا سیدہ جنت کو چلے جاؤ پھر پکار نیوالا پکارے گا کہ اہل صبر کہاں ہیں تب ہی جنت سے لوگ
 انہیں گے اور جلد جلد بہشت کی طرف چلیں گے فرشتے انکو راہ میں ملیں گے اور کہیں گے تم کون ہو جو بہشت کو
 چھٹے چلے جاتے ہو کہیں گے ہم صبر والے ہیں کہ خدای جل و علا کی بندگی پر ثابت و مستقیم ہے فرشتے کہیں گے
 اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکار نیوالا پکارے گا آپس میں دوسری کہنے والے کہاں ہیں تب ہی بہت سے لوگ انہیں
 اور بہشت کی طرف منتاباں ہونگے راہ کے فرشتے کہیں گے تم کون ہو کہ بہشت کو چھٹے چلے جاتے ہو کہیں گے
 ہم آپس میں وقفہ دیتی رکھتے تھے فرشتے کہیں گے اچھا بہشت کو چلے جاؤ اور جب یہ سب لوگ بہشت میں داخل ہو چکیں گے
 تب حساب کی ترازو میں لائی جائیگی اور حدیث میں آیا ہے کہ لو ارحم الراحمین انہا ہو کہ ہزار برس پہلے صبا و سکا جو پڑے
 اور عرصہ اسکا اتنا ہو جتنا آسمان و زمین کا درمیان اور سرخ یا فوت و سبز مرد و اس میں جڑے ہیں اور اس میں نور
 میں جڑے ہیں ایک پیم میں ایک پیم میں ایک پیم میں اور اس میں سطرین لگی ہیں اول مسمیٰ الرحمن الرحیم دوسرا محمد بن
 ربیعہ لکھیں تیسرا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے قریب شہر ہزار نیزے ہیں ہر نیزے کے نیچے شہر ہزار صفین فرشتوں
 کی ہر صف میں پانچ لاکھ فرشتے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور قیامت میں سب اہل ایمان اس کو ارحم
 گردا گرد ہونگے اور سوا اس کے اور چھوٹے نیزے صحابیوں کے واسطے گریں گے چنانچہ صدیق کا نیزہ حضرت ابوبکرؓ کیونٹے گا اچھا
 اور سارے صدیق اس کے نیچے ہونگے اور عدل کا نیزہ حضرت عمرؓ کے واسطے اور تمام عاقل و سکتے تلے ہونگے اور سخاوت کا
 نیزہ حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کی واسطے اور سب سخی اس کے نیچے اور شہادت کا نیزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی واسطے اور سب شہید
 اس کے نیچے اور فقیر کا نیزہ حضرت ابوذرؓ کے واسطے اور سب فقیر اس کے نیچے اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذرؓ کی واسطے
 اور سب اہل و اس کے نیچے اور قنوت کا نیزہ حضرت ابی بن کعبؓ کی واسطے اور سب قاری اس کے نیچے اور مظلومیت کا نیزہ حضرت
 امام حسینؓ کی واسطے اور سب ظلم سے قتل ہوئے ہیں اس کے نیچے ہونگے قال اللہ تعالیٰ کو ہم نے جو اکل ناس باہر ہم
 اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جب خلق پر بہت ہی سختی ہوگی حق تبارک و تعالیٰ جبریل علیہ السلام کہ ہاتھ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجے گا کہ اپنی امت سے کہہ کہ مجھے اس نام سے پکاریں جس نام سے دنیا میں

لے جس نام سے دنیا میں پکارے گئے

مختی کو قتل پکارتے تھے تب محمدی پکار نیوالا پکار گیا کہ سب ہم اللہ الرحمن الرحیم کو جب سب کیلئے اللہ تعالیٰ سب کا حساب فیصل کرے گا اور سب امتوں سے فرما دیا کہ اگر یہ امت محمدی کی نہ تو میں فیصلہ تمہارا ہزار برس میں چکاتا اور سب با نور و درخندہ ہر بندہ بھی محصور ہو گئے اور انہیں یہی فیصلہ کیا جائیگا کہ سب تو ان کو تو انائی دینگے کہ زور اور اپنا دلا لیلے بعد ان سب خاک کر دیے جائیں گے اور جو انکے خدای ہل و ملا کے خوف سے روتی ہو وہ دوزخ کو بھیجے گی اور جو کوئی خوف خدا سے اتنا ہی دیا ہو گا کہ اس کا ایک بال بیگا ہو گا مقتالی اور سکے گناہ معاف کر دے گا اور پکار دیا جائیگا کہ یہ شخص ایک بال کی برکت سے ناجی و مغفور ہوا اللہم اغفر لکنا

ستائیسواں باب بہشت کے ذکر میں

و سب نبی اعدہ سے منقول ہے کہ بہشت کا عرض اتنا ہی قتنا آسمان زمین کا عرض ہے اور اس کے طبل کو سوا حق جل و علا کے کوئی نہیں جانتا جو جی چاہے سب ہاں موجود ہے اور انہیں حورین ہیں بڑی بڑی انہوں والیاں جنکو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہے گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں نیچے نگاہوں والیاں کہ اپنے شوہروں کے سوا کسی طرف نہیں دیکھتیں اور ان کے شوہر سے پیشتر کسی جن آدمی نے انکو چھوا چیرا نہیں اور جب ان کے شوہروں کی صحبتوں سے فراغت پاوینے کے بعد وہ جیسی کی جیسی باکرہ ہو جائیں گے ایک ایک زمین سے تتر تتر صلے رنگ کے پہنے ہوئے جہاں سے ہی زیادہ ہلکے ہیں انکو کا گوشت اتنا خوشنماں ایسا شفاف ہے کہ پندلیوں کی ٹیڑھوں کا منظر صاف دیکھا جاسکے اور

اٹھائیسواں باب بہشت کے دروازوں و نہروں کے بیان میں

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ بہشت کے آئندہ دروازے ہیں سو نیچے جواہر سے جوڑے پہلے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہو وہ پیچھے دیکھا اور شہیدان کا اور شہیدوں کا دروازہ ہے اور دوسرا نمازیوں کا دروازہ ہے جو اچھی طرح وضو کرتے ہیں اور اچھی طرح نماز ادا کرتے ہیں اور تیسرا زکوٰۃ دینے والوں کا دروازہ ہے جو خوشی سے ہنستے ہیں اور چوتھا ان لوگوں کا ہے جو خلق کو نیک کام سکھاتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور پانچواں ان لوگوں کا جو ظلم اور شہوات سے باز رہتے ہیں اور چھٹا ماجیو کا اور ساتواں جہاد یوں کا اور آٹھواں ان لوگوں کا جو حرام سے انکھین چھپاتے ہیں اور باہر کے ساتھ اور ناتے والوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور بہشت سات ہیں دارالجنان دارالسلام جنت الماوی جنت الخلد جنت النعیم جنت الفردوس جنت العدن مترجم کہتا ہے کہ یہ ساتوں پہننے کی واسطے ہیں اور آسمان دیدار کے واسطے ہے جس کا نام علیوں ہے اور بہشت میں ایک ہیٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی اور گارامشک و عطران کا اور ہر جگہ ایک ایک موتی کے ایک ایک نمرو

کے ہیں ساتھ ساتھ کوس کے لائے اور اسے ہی چوڑے اسنے ہی اوپنچے اور کھڑکیاں یا قوت کی ہیں اور
 و دوازے جو اہر کے اور انہیں نہرین ہشتیاں ہیں جنکے کنا سے جڑا و مصفا بنے ہیں ایک کا نام نہر الاحمہ ہے وہ سب
 بہشتوں میں پونچھی ہو اسکے سنگریزے موتی کے ہیں اور کپا پانی برف سے سفید زیادہ اور شہد سے شیریں تیار
 اور ایک نہر کوثر ہے جو وہ خاص محل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سر ہو اور پتھنے آسمان میں تارے ہیں اور
 چاندی سوینکے کٹورے اور تیرتے ہیں اور ایک نہر کا فور ہے ایک بسبیل ایک نہر حقیق فحوم اور اون کے سوا
 اور بہت سی نہرین ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معراج کی رات مجھے سب بہشتیں دکھائی گئیں
 ان میں چار نہرین دیکھیں ایک اصناف کی ایک ودہ کی ایک شراب کی ایک شہد مصفا کی قال اللہ تعالیٰ فہنا اثنا
 عشر نائیر غیر اس میں انسا ترن لبس کم تغیر طعمہ وانما ترن خم کثرہ بلشا رہین وانما ترن غسل مصفٰی میںے چیریل سے
 کما کہ یہ نہرین کمان سے آتی ہیں اور کمان کو جاتی ہیں کما حوض کوثر کو جاتی ہیں لیکن میں نہیں جانتا کمان سے
 آتی ہیں تم حقتالی سے دعا کرو تو حال کلمے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے دعا کی تہا یک فرستے
 اگر سلام کیا اور کہا یا محمد انکبیں موند وینے انکبیں موند لین پھر کبولین تو ایسی جگہ میں تہا جان ایک قبہ
 سفید کا بنا تھا اور اس میں دو دروازے یا قوت کے تھے اور سرخ سونیکا قفل دیا تھا اتنا بڑا کہ اگر تمام عالم اور پھر
 تو ایسا معلوم ہو کہ ہاڑ پر چڑیا بیٹھی ہو پھر اس فرشتے کے حسب اشارت میںے قفل کے پاس جا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہا تر قفل کھل گیا میں قبہ کے اندر گیا دیکھا کہ اس کے چار سنو نون ہریم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہے اور پانی کی
 نہر ہریم کی میم سے جاری ہو اور ودہ کی نہر اللہ کی ہے سے اور شراب کی نہر حرم کے میم سے اور شہد کی
 نہر ہریم کے میم سے بعد از ان حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد میرے امتیوں سے جو کوئی مجھے ان ناموں
 یاد کرے گا اور دل سے خالصا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے گا اس کو ان چار دن نہروں سے سیراب
 کروں گا اور درخت طوبی کا بیان یہ ہے کہ جڑ اس کی موتی کی ہو اور شاخیں اس کی زمرہ کی اور پتے اس کے
 سندس کے اور اس میں شہر بزرگ شاخیں ہیں بہشت میں کوئی قبہ و حجرہ نہیں جس میں اس کی ایک شاخ سایہ
 نہو جیسے سورج کہ اصل اس کی آسمان میں ہو اور نور اس کا ہر درجہ و مکان میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
 کہ بہشت کے درخت سونے چاندیکے ہونگے اور دنیا کے درختوں کی جڑ نیچے ہوتی ہے یا پھر اوپر اور بہشت کے
 درخت برخلاف اسکے ہونگے تاکہ میوہ لینے میں تکلیف نہو اور درختوں پر چڑھنا نہ پڑے قولہ تعالیٰ فطوفنا
 وابینہ یعنی میوے اس کے نزدیک ہیں اور وہاں کی زمین میں مٹی کی جاگ مشک و عنبر کا فور ہے جب ٹہنڈی
 ہوا کے جو کے سے پتے جھڑاتے ہیں ایسی شہدانی ستہری صدا اٹھتی ہے جو کسی کان نے کبھی سنی ہو اور حضرت
 علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جسکے علی سے نفیس

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کلمے ہیں اور اسٹل سے کھڑے پر دبا زووالے جن پر دریا قوت کے جڑے زمین وزین پوش پڑے ہیں سو
 اولیاء اللہ کو ملنے کے وہ سوار ہو کر غنیمتوں کا تماشہ دیکھنے کے درجے کے لوگ دیکھ کر کہیں گے یا رب کس چیز نے انہیں
 اس کراست کو یونچایا جو اب نہیں گے کہ تم سوتے تھے یہ نماز پڑھتے تھے تم کھانا کھاتے تھے یہ روزہ رکھتے
 تھے تم کو سنے میں بیٹھتے تھے یہ جہاد کو لڑتے تھے تم بجلی کرتے تھے یہ مال خرچتے تھے اور بہشت میں نہ گرمی اور
 نہ جہاں ایک موسم ہو معتدل خوش آئند ہر دل اور نہ دھوپ ہو نہ اندھیرا بلکہ یہ حالت ہے جیسے نور کا شکر کا لیکچر
 طوطا چمکے مک صفائی ستھرائی میں اس سے ہزار چند زیادہ قولہ تعالیٰ ^{اور جہاں کوئی} فطرتاً ہی ہر دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کیا بتاؤں میں تمہیں وہ ساعت جو بہشت کی ساعتوں سے بہت ہی مشابہ ہو وہ ساعت صبح ہو
 سوچ نکلنے سے بیشتر اس کا سایہ دراز و فائز ہو اس کی راحت و آرام وسیع و باسط ہو اس کی برکت و لطافت کثیر و فراوان

انتیسواں باب حوون کے بیان میں

حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ نے حوون کا چہرہ چار رنگ سے بنایا ہے سفید و سبز و زرد و سرخ اور پاؤں اور
 زانو تک لہنس عھزان سے بنے ہیں اور زانو سے سر تک کافور و مشک و عنبر سے اور بال و نکلے و نعل سے نیلی
 اہل بہشت ان کی اون چیزوں سے ہی جیسے آدم کی اہل و شریعت مٹی سے تھی اور شیطان کی آتش سے اور
 حورین اسی عطر و مطیب ہیں کہ اگر کوئی ان میں سے دنیا میں تھو کہ دے تو تمام عالم مشک کے ارگن سے بھر جائے
 اور ہر ایک کے سینے پر حق تعالیٰ کا نام اور اس کے شوہر کا نام لکھا ہو اور ہر ایک کے ہاتھ میں دس دس انگلیں درو
 جواہر کے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت میں ایک حور
 کہ اس کا نام لہبت ہے اور اس کو حق تعالیٰ نے چار چیزوں سے پیدا کیا ہے مشک کافور و عنبر و زعفران اور اس کی مٹی کو
 آب حیات سے خمیر کیا ہے وہ اگر سمندر میں تھو کہ دے تو سارا دریا نیل ہوجاؤں کی گردن کے پاس لکھا ہو کہ جو
 مجھ سے عورت چاہے اسے چاہیے کہ خداوند تعالیٰ کی طاعت و عبادت کرے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ اس کے گرد
 پہرے اور دیکھے ناگاہ ایک حور کسی محل سے نکلے جبریل کے سامنے مسکرائی تمام جنت عدن اس کے دانوں کی
 چمک سے روشن ہو گئی اور جبریل علیہ السلام غمخین اگر گر پڑے اور جانا کہ یہ خدا تعالیٰ تقدس کا نور ہے آواز آئی
 کہ اے امین اللہ سر اوٹھا اور اس سے کلام کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو سنبھالا تو اس سے کہا سبحان الذی
 خلقک کیا پاک ہے کیا بڑا والا ہے وہ جسے تجھے پیدا کیا بولی یا امین اللہ تم جانتے ہو مجھے کس کے لیے پیدا کیا ہے کیا نہیں
 کہا مجھ اور اس کے واسطے پیدا کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنی ہوا نفس پر مقدم رکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ میں نے بہشت میں ملائکہ کو دیکھا کہ محل و ایوان ملے بنا رہے ہیں یعنی ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہیں ایک سوئے کی اور بناتے بناتے پہرہ جاتے ہیں اور بنا موقوف کرتے ہیں پہرہ بنانے لگتے ہیں پہرہ جاتے ہیں سوئیں اور کاسبب پوچھا بولے جنکے واسطے یہ مکان بننے ہیں وہ جب حتمی کو یاد کرتے ہیں ہم مکان بنانے لگتے ہیں اور جب وہ چہرہ جاتے ہیں ہم ہی بنا موقوف کرتے ہیں

تیسواں باب تتمہ ذکر بہشت میں

حدیث میں ہے کہ پل صراط کے اوپر کئی صحرا ہیں جنہیں بہت سے درخت ہیں اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے جاری ہیں ایک اہنے ایک بائیں سواہل ایمان جو پل صراط سے اترینگے اور آفتاب کی گرمی سے نشہ ہونگے اور چشمہ بائیں سے ایک کلا پانی پینے کے جو ہیں وہ پانی سینہ تک پونچھگا تمام خباثت اور نا پاکیاں دلی صاف کروالیکا ہر جب شکم میں پونچھیکا خون اور بول وغیرہ سب کو نازل کر دے گا اور انکا ظاہر و باطن سب پاک صاف ہو جائیگا بعد ازاں دوسرے چشمے میں نہائیگے سواونکے مومنہ جو وہ زمین رات کے چاند سے روشن تھو جائینگے اور اونکے بدنوں کی کمال حریر سے زیادہ ملائم ہو جائیگی اور اونکے جسام مشک کے مانند خوشبو ہو جائینگے بعد ازاں جنت کے دروازے پر پونچ کر دروازہ کھڑکھڑائیگے وہاں سے حورین نکلیں گی اور ہر ایک اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ کر لگیں گی کہ تو میرا محبوب ہو اور میں تجھے خوش ہوں کہی ناراض نہوں اور اپنی خواجگاہ میں لیجا لگی وہاں شہر تخت ہوں گے نہایت طویل و عریض ہر تخت سے چھ کمرے ہوں گے ایک حسین جمیل حور شہر تک پہنچے ہوئے اور باوجود اسکے لباس کے بر دیسے شاق کا نور نمایان جیسے فاقوس کی اوچل شمع اور بہشت کی عورتوں کے بال ایسے نورانی ہیں کہ اگر ایک بال زمین میں گرے تو زمین چمک اٹھے گیو یا ہر ایک بال سورج کی کرن ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت سفید ہو جکتی ہوئی اور سکے لوگ سوئے نہیں نہ اکسین آفتاب ہی نہ رات اور سات دیواریں اور سکے گردا گرد محیط ہیں پہلی صرف چاندی کی دوسری ملے چاندی اور سوئے کی تیسری صرف سوئے کی اسی طرح چوتھی پانچویں شیشیہ دروزمہ دھواہرات وغیرہ کی اور ساتویں دیوار ایک نور ہو تا بندہ اور ہر ایک دیوار کے درمیان پانچ سو برس کے رستے کا فاصلہ ہو اور ہشتویں سکے بد نہیں بال نہونگے مگر سر کے بال اور ہون اور ہلکین اور مردوں کی مونچوں میں قدرے سبزی ہوگی جیسے نو خط جواتون کے ہوتی ہی تا عورت سے متمیز ہوں اور حور و بدن ایسے شفاف ہونگے کہ اہل جنت اور سکے مومنہ اور سینے اور ساق میں اپنا مومنہ دیکھ لیا کر پٹنگا اور ہر روز ہشتویں سکے بد نہیں قوت و جمال زیادہ ہوگا جیسے دنیا میں ضعف و پیری زیادہ ہوتی تھی یہاں تک

کہ ایک ایک مرد کو سو سو مرد کی قوت ہوگی کہ اسے مین بھی پیٹنے مین بھی چاٹنے مین بھی اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب ولی اللہ کامیونکے تناول سے فراغت پاویگا کمانیکا مشتاق ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان درو یا قوت کے لیکر اس کے سامنے جائینگے ہر ایک خوانین ہزاروں پیالے اور قہبین سوئکی جنی ہوئیں کہما قال اللہ تعالیٰ یطاف علیہم بعباد من ذہبے اکواب فیہا کاشفتیہ الالف و تکذ الالحین اور پیالے رکابی مین ستر ہزار رنگ کا کمانا ہوگا جو کسی دیکھی مین نہیں پکا اور کسی باورچی نے اسے کسی آتش نے اسے نہیں پکایا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں برتنوں سے اس کو کمانیکو جیسا چاہا پیدا کیا سو کمانیکا اس کو مرد اپنے قبیلے کے ساتھ اور جب دو وزن آسودہ ہونگے رنگ رنگ کے پرندے اسٹون کے برابر ہوا سے اترینگے اور ان کے سامنے آکر گویینگے اور کہیں گے ہم نے فلا نے فلا نے چشمے کا پانی پیایا اور فلا نے فلا نے بہشتی سرخار مین ہم چرسے مین یہ سنکر ولی اللہ کا اوپرندون کا مشتاق ہوگا تب وہ خود بخود بہنکر خوانوں پر لگ جائینگے اور وہ خوش خوش تناول کرے گا حدیث مین آیا ہے کہ بہشت کے لوگ میوہ اور کمانا جو چاہیں گے کمانینگے بعد ازان پیسنے کی راہ اس کا فضلہ کھل جائیگا اور اس پیسنے مین شک کی سی بو ہوگی مترجم عفا اللہ عنہ کتابہ کہ جنت کی تعریف مین اور نعمت اخروی کی توصیف مین ایک آیت اور ایک حدیث قدسی کفایت ہے آیت یہ ہو فلا تعلم نفس الا نحن لکم من قرۃ عین مین نہیں جانتی کوئی جان کہ کیا چھپایا گیا ہے اس کے واسطے آنکھوں کی ٹہنک سے اور حدیث یہ ہو فلا تعلم رب العباد فی القبر مین لا یعلم من سمعت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنی مینے اپنے بندوں کے واسطے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی تکلمہ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور کسی دل مین نہیں گذرا اور سب سے افضل حق جل علاہ کا دیدار ہے نصرتنا اللہ تعالیٰ بالانظر الی وجہہ اللکریم

تمام ہوتی کتاب و قاتق الاخبار

اب مترجم عفا اللہ عنہ اپنی طرف سے چند مسائل ضروریہ بیان کرتا ہے مسئلہ قرون کا زیارت کرنا جابر جو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی قرون پر گئے اور اہل قور کے طرف ہونہ کر کے کہڑے ہوئے اور کہا السلام علیکم یا اہل القور کفر اللہ لنا و کفرنا و انتم سلفنا و نحن بالشر سو مناسب ہے کہ جب زیارت کو جائے یہ الفاظ کہے اور پیو وہ کام کچھ کر کے فتح القہیر اور قادی عالمگیری مین ہے مکرہ عند القبر صلی اللہ علیہ وسلم و انتم و منہا کیسے لازماً زیارتنا و اللہ اعلم ما قاتلنا کان فیصل صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر و فی الی التبع یعنی جو کچھ سنت نبوی سے مقرر

میں اون پورے
رکبان مین
لی اور پنجویس
اور مین
جو مین
جاسکے اور اس
میں آرام
پاویں مین
سکے مین
قرون کا زیارت
کے بعد
اور جابر

وہود نہیں سب قبر کے پاس مکروہ ہے اور یہود و مقرر صرف اتنا ہے کہ زیارت کرے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر
خدا ہی تعالیٰ سے مرد کی مغفرت مانگے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں جب جاتے تھے اسکے سوا کچھ
نکرتے تھے سو قبر کا جو منہ اور اسکے آگے نہرنا اور امیر گانا اور کمانا پینا سونا سب مکروہ ہے چنانچہ شرح میں العلم
و کتاب کشف العطا وغیرہ میں تبصریح ان باتوں کو منع کر دیا ہے اور تاج الدین سبکی رح نے فرمایا ہے کہ قبر کا ہاتھ
چھونا اور بوسہ دینا بدعت منکر ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی رح نے مشکوٰۃ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ مسح نکلند قبر پر بدست
و بوسہ نہ ہر آنرا و نخی نشود و رک خاک خالکہ کہ ابن عاتق نصاری ست اور ملا علی قاری رح نے شرح مناسک
میں لکھا ہے کہ قبر کے آس پاس پرے کیونکہ طواف صرف کعبہ کے واسطے ہے پس نبی و ولی کی قبر کے گرد پہرنا
حرام ہے انتہی اور بعضی وایتوں میں بابا پ کی قبر چھونا اور صلی کی قبر کے گرد تین دفعہ تک پہرنا آیا ہے ولیکن وہ
روایتیں ضعیف ہیں اور فتویٰ بیشتر فقہاء و محدثین کا اسکے منع پر ہے اور صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا لعن اللہ علی النصارى اتخذوا قبوراً انبیاءہم ساء ما یجدون انما صنعوا کفرا
نیو و نصاری پر حق تعالیٰ پہنکار بھیجے انہوں نے اپنے پیغمبر کی قبر کو سجدہ گاہ بنایا اور ایجا تا ہے ان کے فعل
و صنعت سے یعنی اہی مسلمانوں نہ نماز تم ان کے سے کام نہ کرنے لگنا سو اس وقت کے بیشتر جہلمار ملا ایسے فعال تھے
ہیں اور علما کا گناہ گر خیال میں نہیں لاتے بد النہم و النہم اور سیوطی رحم نے ابن جریر رح سے اور انہوں نے
محمد بن ابراہیم رح سے روایت کی ہے کہ گناگان ابی صلی اللہ علیہ وسلم یا قی قیور شہد کہ علی راس کل کعبہ
فیقول سلام علیکم یا مکرّم ثم یقول ثم یقول اللہ ربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے سر پر شہید کی
قبر و لکی زیارت کو آتے تھے اور فرماتے تھے سلام علیکم آخر تک صحیح بخاری و مسلم میں ام حبیبہ و زینب بنت
جحش رحم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں مسلمان رح کو کسی مرد سے پر خرم کرنا
تین شب سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن او سکودا کرنا واجب ہے یعنی زینب بنت جحش و زینب بنت
حطّاء و سمرہ و رمی اور پول نہ لگانا لازم ہے اور مہدی لگانا اور سونا کسم کار لگانا پستنا اور عطرانی پہننا ہی در
نہیں کذا فی البدایہ اور اگر کچھ عذر ہو تو رشمی پہننا مضائقہ نہیں مطالب المؤمنین و مشکوٰۃ کے ترجمے میں ہے
کہ تین دن کے سوا تعزیت کرنا نہیں درست اور تعزیت کے معنی صبر سلکنا ہے غیر غم کے کو اور جو کچھ اس زمانہ
تاوان لوگ ہمیں اور تکلفات کرتے ہیں سب بدعت ناما مشروع ہے اور ترمذی نے عبد اللہ بن جعفر رح
روایت کی ہے کہ جب جعفر کے شہید ہونے کی خبر پہنچی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا
کہ جعفر کے لوگوں کے واسطے کہانا طیار کر دو کیونکہ اون پر ایسی چیز آتی ہے جو ہمیں ہر مشغول ہو رہے ہیں یہاں
معلوم ہوا کہ قبر میں اور دوستوں کو مستحب ہے کہ غمزدوں کو کہانا بھیجیں و بعضوں نے کہا ہے کہ پہلے دن کہانا

بیجا جانز کیونکہ وہ لوگ وفات کے کفنائے میں مشغول رہتے ہیں اور دوسرے دن مکروہ ہی اگر نوحہ
 کرنے والیاں وہاں صبح ہوں کیونکہ گناہ کی امداد و کذا فی مطالب المؤمنین اور شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ کے
 ترجمے میں لکھا ہے کہ مردیکے چھ سات دن تک صدقہ دینا بہت اچھا ہے اور امام محمد بن مولانا عبد الغفر
 نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اوائل حال میں مردے راہ نکارتے ہیں کہ زندوں سے کسی طرح کی مدد و انکوائی
 جس طرح ڈوبنے والا فریاد رسوٹکا منتظر رہتا ہے اور صدقہ اور دعائیں اور فاتحہ اس وقت میں بہت کام آتا ہے
 اسی سبب سے آدم ایک سال تک خصوصاً ایک ہفتہ تک بعد موت کے اس طرح کی امداد میں کوشش کرتے ہیں اور
 مرد کی روح بھی اوائل حال میں خواب اور عالم مثال میں زندوں سے ملاقات کرتی ہے اور اپنا حال کہتی ہے
 یہاں سے معلوم ہوا کہ اوائل میں دعا اور صدقے سے مرد کی مدد و پونچا نا بہتر ہے و لیکن چالیس چھ ماہ ہی سہی
 کا روز مقرر کرنا صحابہ و تابعین کے قرینین نہ تھا کتاب جامع البرکات اور کشف العطاء میں ہے کہ انچ بعد
 سالی ہاشمیا ہی پچھل روز درین دیار طعمائی پزند و بخشش کنند چیزی داخل اعتبار نیست بہتر نیست کہ بخورند و نہ
 تہدق کرنا طعام کا اور ثواب و سکام و دیکو پونچا نا جائز بلکہ مستحب ہے و لیکن اسکے واسطے روز مقرر کرنا کہ خاص
 اسی دن ثواب پونچیکا اور دن نہ پونچیکا خطا ہے کذا فی آتہ مسائل الشیخین محمد بن محمد اسحق الدہلوی و احمد اللہ
 الانامی سلمہما اللہ تعالیٰ اور اس مقدسے میں مولوی امین اللہ و مولوی رشید الدین خان سے خوب بحثیں ہوتی ہیں
 اور ظاہر حق یہ ہے کہ اگر کسی مصلحت کی واسطے کوئی شخص کوئی روز صدقہ دینے کے واسطے معین کرے تو مضائقہ
 نہیں مگر یہ جاننا کہ ثواب خاص و سیدن پونچیکا اور دن نہ پونچیکا ممنوع و ناجائز ہے اور جانا چاہیے کہ جہم وغیرہ
 کے کہانے بانٹنے سے اگر ناموری یا بھائیوں کی ضیافت کا بدلہ دینا مقصود ہو تو مردیکو خاک ہی ثواب پونچیکا
 اور اگر مردیکو ثواب پونچا نا مطلوب ہو تو وہ کہانا صدقہ کا ہو تو نگر کو اسکا کہانا نہیں اچھا قولہ تعالیٰ اِنَّمَا تُقَدِّسُوا
 لِقَابِ رَبِّیْ یعنی صدقے مگر فقروں کے واسطے اور مشہور ہے کہ طَعَامُ اَنْبِیَآءٍ اَلْقَلْبُ یعنی مردیکو کہانا دیکو
 مردہ کرنا ہی اور مصوت میں بانٹنے والے کو چاہیے کہ وہ کہانا برادری کے تو نگر و نگو نہ سے بلکہ مفلس و یتیم
 بانٹے برادری کے ہوں یا فقرا مقلد و سکا کہ ثواب پونچا نامردیکو حاصل ہوئے اور قاضی عبدالکیم بریلوی
 درس سرہ کہ ہائے زمانہ کے ولی تھے اپنے سالوین لکھ گئے ہیں کہ صحیحین جو رسمیں کہ ہند میں ہوتی ہیں جیسے
 فرش فروش خوشبوئیات وغیرہ سو بیجا ہیں اور تین دن تک غم نہ کیے کہ کہانا کہانا اور اس سے ضیافت لینا
 مکروہ ہے لَآ اَتَخَذُ الْعُلَاقَةَ حِندُ الشَّرِّ ذِیْلُ حِندُ الشَّرِّ کذا فی الخواتم مسئلہ حقیقی سے اس طرح دعا مانگنا کہ اے
 ہمت نبی یا ولی کے میری حاجت روا کر و اے علی قاری رحمہ اللہ نے قواعد الایمان میں لکھا ہے کہ اگر بھرت
 مصطفیٰ گوید شاید مرد دعا ہی مستفاد ہو بخیر الشہر الحرام و اشہر العظام و قریب بیک علیہ السلام با نور و مردی مست

یہاں سے معلوم ہوا کہ اوائل میں دعا اور صدقے سے مرد کی مدد و پونچا نا بہتر ہے و لیکن چالیس چھ ماہ ہی سہی کا روز مقرر کرنا صحابہ و تابعین کے قرینین نہ تھا کتاب جامع البرکات اور کشف العطاء میں ہے کہ انچ بعد سالی ہاشمیا ہی پچھل روز درین دیار طعمائی پزند و بخشش کنند چیزی داخل اعتبار نیست بہتر نیست کہ بخورند و نہ تہدق کرنا طعام کا اور ثواب و سکام و دیکو پونچا نا جائز بلکہ مستحب ہے و لیکن اسکے واسطے روز مقرر کرنا کہ خاص اسی دن ثواب پونچیکا اور دن نہ پونچیکا خطا ہے کذا فی آتہ مسائل الشیخین محمد بن محمد اسحق الدہلوی و احمد اللہ الانامی سلمہما اللہ تعالیٰ اور اس مقدسے میں مولوی امین اللہ و مولوی رشید الدین خان سے خوب بحثیں ہوتی ہیں اور ظاہر حق یہ ہے کہ اگر کسی مصلحت کی واسطے کوئی شخص کوئی روز صدقہ دینے کے واسطے معین کرے تو مضائقہ نہیں مگر یہ جاننا کہ ثواب خاص و سیدن پونچیکا اور دن نہ پونچیکا ممنوع و ناجائز ہے اور جانا چاہیے کہ جہم وغیرہ کے کہانے بانٹنے سے اگر ناموری یا بھائیوں کی ضیافت کا بدلہ دینا مقصود ہو تو مردیکو خاک ہی ثواب پونچیکا اور اگر مردیکو ثواب پونچا نا مطلوب ہو تو وہ کہانا صدقہ کا ہو تو نگر کو اسکا کہانا نہیں اچھا قولہ تعالیٰ اِنَّمَا تُقَدِّسُوا لِقَابِ رَبِّیْ یعنی صدقے مگر فقروں کے واسطے اور مشہور ہے کہ طَعَامُ اَنْبِیَآءٍ اَلْقَلْبُ یعنی مردیکو کہانا دیکو مردہ کرنا ہی اور مصوت میں بانٹنے والے کو چاہیے کہ وہ کہانا برادری کے تو نگر و نگو نہ سے بلکہ مفلس و یتیم بانٹے برادری کے ہوں یا فقرا مقلد و سکا کہ ثواب پونچا نامردیکو حاصل ہوئے اور قاضی عبدالکیم بریلوی درس سرہ کہ ہائے زمانہ کے ولی تھے اپنے سالوین لکھ گئے ہیں کہ صحیحین جو رسمیں کہ ہند میں ہوتی ہیں جیسے فرش فروش خوشبوئیات وغیرہ سو بیجا ہیں اور تین دن تک غم نہ کیے کہ کہانا کہانا اور اس سے ضیافت لینا مکروہ ہے لَآ اَتَخَذُ الْعُلَاقَةَ حِندُ الشَّرِّ ذِیْلُ حِندُ الشَّرِّ کذا فی الخواتم مسئلہ حقیقی سے اس طرح دعا مانگنا کہ اے ہمت نبی یا ولی کے میری حاجت روا کر و اے علی قاری رحمہ اللہ نے قواعد الایمان میں لکھا ہے کہ اگر بھرت مصطفیٰ گوید شاید مرد دعا ہی مستفاد ہو بخیر الشہر الحرام و اشہر العظام و قریب بیک علیہ السلام با نور و مردی مست

اور حسن حصین میں صحیح بخاری وغیرہ سے منقول ہو کہ دعائیں توسل بانبیاء و صلحا جائز و مستحب ہو اور فتاویٰ سمرجین
 ہی کہ دعائیں بحق فلان کننا ابو الفضل کرمانی رحمہ نے مکروہ لکھا ہے اس واسطے کہ حقتالی پر کسی مخلوق کا حق نہیں لیکن
 روایات و آثار سے اسکا جواز معلوم ہوتا ہے انتہی را **محمدا اللہ عنہ** کہتا ہے کہ اگلے زمانہ میں معتزلہ کا بہت غلبہ تھا
 اس واسطے کرمانی وغیرہ نے بحق کننا مکروہ لکھا ہے تا بخوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں اور کسی کا حق نہیں
 وہ مالک مختار ہے جو چاہے کرے پس منع کرنا اس لفظ کا احتیاط تھا والا اسکی جواز میں شبہ نہیں قال اللہ تعالیٰ
وَوَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ اور شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ نے جذبیہ و قلوبالی دیار المحبوب میں لکھا ہے کہ جب حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کی مانے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اللَّهُمَّ أَنْفِزْ لَنَا بَحْقِي وَبِحَقِّ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي**
 مسئلہ مدوچا ہننا ہی دہلی سے اس طرح پر واپس کہ اسکی قبر کے پاس جا کر باوازلہ بلند کہے کہ اے ہمد سے خدا کے انجلی
 اللہ کے میرے واسطے حقتالی سے دعا کر اور جانے کہ اسکا کام صرف دعا کرنا ہی دینا نہ دینا حقتالی کے اختیار
 لیکن عوام کو اس سے ہی منع کرنا چاہیے خصوصاً اس زمانے میں کیونکہ اندون اس امر میں یہاں تک غلو و افراط
 کرتے ہیں کہ بیشک مشرک و عابد الصنم بن جاتے ہیں اور مولوی محمد اسماعیل و عبدالحق و محمد اسحق وغیرہم نے خوب ہی
 بجا کہا کہ گو شمال دی ہوں لوگوں کے رسالے عورتوں کو اور مرداریوں سلاریوں پر پرستون گور پرستون کو
 سنا نا ضرور ہے اگرچہ اوٹھیں بعضی باتیں یادہ ہیں اور شاید کہ عمل و لکھا اس مثل پر ہو و گرش بیکر تیار بیماری را ہی شود
 اور شیخ عبدالحق رحمہ نے لکھا ہے کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر انبیاء سے مدوچا ہننا روایت نہیں جانتے لیکن بعض فقہاء اور جمہور
 صوفیہ اسے ثابت و موثر جانتے ہیں اور شیخ الاسلام کی کشف الغطا میں ہے کہ غیر نبی یا غیر انبیاء کی قبر سے مدوچا ہننا
 مختلف فیہ ہے ظاہر جو فقہاء و دیکو جماع ثابت کرتے ہیں استمداد عائر جانتے ہیں اور جو کہتے ہیں کہ مکروہ نہیں سنتا
 وہ استمداد سے منکر ہیں اور ابن دوزون روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے علما انبیاء کی قبر سے مدوچا
 جائز جانتے تھے اختلاف صرف اولیاء کی قبور میں تھا اور شیخ عبدالحق رحمہ نے اپنی اکثر تصنیفات میں نبی اور ولی سے
 مدوچا ہننا جائز لکھا ہے لیکن جہاں کے اقوال و افعال کو حرام و منوع لکھا ہے اور قاضی عبدالکریم رحمہ کا بھی یہی ہے
 تھا اور مولانا عبد الغفر رحمہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعضی از خواص اولیاء را کہ آج بارہ تکمیل دارشاد نبی لوح خود
 گردانیدہ اند بعد موت ہم تصرف در دنیا وادہ اند و اولیایان تحصیل کمالات باطنی از انہامی نمایند و ارباب جہات
 حل مشکلات خود از انہامی ملیند و می یابند و زبان حال آنہا مترجم باین مقال است ع من ایم بجان گر تو آئی
 بہ تن بد و لیکن سلار یہ مدار یہ وغیرہ گور پرستوں کو انہوں نے ہی مشرکین میں لکھا ہے و اس طرح کی استمداد و
 بعض علما نے جائز رکھی ہے کسی طرح مشرک نہیں ہو سکتی اور جو اس کے شرک ہو نیکا دعویٰ کرنا ہو وہ غلو و افراط
 ہو و من لائل الیمین قولہ تعالیٰ **وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعْبَدُ رَبُّنَا شَيْءٌ قَدْ عَمَلْنَا خَيْرًا مِمَّا عَمِلُوا وَشَهِدُوا بِالْبُاطِلِ**

دعائیں جو صحیح
 و جاب الہی

دعائیں جو صحیح
 و جاب الہی

دعائیں جو صحیح
 و جاب الہی

دعائیں جو صحیح
 و جاب الہی

دعائیں جو صحیح
 و جاب الہی

دعائیں جو صحیح
 و جاب الہی

لَمَّا قَرِنَ عَمْرُؤُا قَبْرُهُ وَكَلَّتِ الْأَوْدَانُ شَدَّ وَدَّةً عَلَى ثَوْبِي جِيَاءَ بَنِي عَمْرِوَاهُ أَحْمَدُ وَقَوْلُهُ الْأَنْبِيَاءُ رَحِمَاءُ فِي قُبُورِهِمْ
يُصَلُّونَ رَوَاهُ إِبْنُ أَبِي شُرَاحٍ الصَّدُورُ وَقَوْلُهُ شَرِيفٌ أَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ عَلَيْهِ نِيَابِعِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ رَوَاهُ
فِي الْخَصَنِ حُصَيْنٌ مِنْهَا قِصَّةُ اسْ حَلَادِ رَقِصَةِ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْخٍ عَبْدِ الْحَقِّ فِي جَذْبِ الْغُلُوبِ أَوْ رَوَاهُ
فِي ابْنِ جُوزَى سَعَى رَوَايَتِي كِي هِيَ كِي مَدِينَةٍ مِينَ جَبْ تَحِيَابِ إِخْصَرِ عَاشَةِ رَضَى لَوُكُونِ سَعَى كَمَا أَنْطَرُوَالِي قَبْرِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا فِيهِ كَوَالِي السَّحَابِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سِتْفٌ مَنُكُونِ فِي إِيسَاهِي كِيَا أَوْ رَوَاهُ
يَا بَنِي بَرَاءِ أَوْ كَامِ شَافِعِي رَجَّعَ فِي كَمَا هِيَ كِي قَبْرِ مَوْسَى كَاطِمِ رَضَى كِي أَجَابَتِ دَعَاكَ دَاسِطَةِ تَرِيَا قِ ثَجْرِبِ هُوَ ذَكَرَهُ أَشْخِ عَبْدِ الْحَقِّ
رَجَّعَ أَوْ رَحِيَابِ الْعُلُومِ مِينَ هِيَ كِي جِسِّ سَعَى زَنْدُكِي مِينَ دَعَا مَنُكُوا سَكْتِي مِينَ دَسْ سَعَى بَعْدِ مَرْگِ كِي هِيَ مَنُكُوا سَكْتِي مِينَ
أَوْ رَسْ جَلَّهْ كَلَامِ كُو بَهْتِ سَعَى جَلَّهْ هِيَ رَآءِ مَطْلُوبِ اخْتِصَارِ هِيَ أَوْ رَشْكُوةً مِينَ هِيَ كِي جَبْ يَزِيدِ كِي لَشْكِرِ فِي مَدِينَةِ بَجُومِ
كِيَا تَا أَوْ رَحَابِيُونِ فِي سَبَبِ خُوفِ كِي رَسُولِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي سَجْدِ مِينَ جَانَا أَوْ رَاوَانِ دِينَا مَوْثُوقِ
كِيَا تَا رَسُولِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مَرَقِدِ مَبَارَكِ سَعَى هَرِ نَازِ كِي وَتِ مَهْمِي كِي آوَا زَسْنِي جَانِي تِي رَسُولِ صَلَّي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَايَا هِيَ كِي زَنْدُكِي مِينَ جَيْسَا مَجْهِي عِلْمِ تَمَا وَ إِيْسَاهِي بَعْدِ مَوْثُوقِ هِيَ رَهْ كَا ذَكَرَهُ أَشْخِ عَبْدِ الْحَقِّ
الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ أَوْ رَابُوكِرِ بَنِ شَيْبَةَ كِي مَصْنَفِ مِينَ عَلِيِّ بَنِ حُسَيْنِ بَنِ عَلِيِّ رَضَى عَنِ إِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ سَعَى مَوْثُوقِ
هُوَ كِي أَنُومِ فِي أَيْكِ شَخْصِ كُو دَكِيَا كِي رَسُولِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي قَبْرِ مَبَارَكِ كِي بِاسِ جَوْ سَوَارِخِ تَهْصَا
أَوْ مِينَ دَقْلِ هُوَ كِي دَعَا كَرَا تَا سَوَآپِ فِي أَوْ سَعَى بَلَا كَرِ مَرَا يَا كِي مَنِي بَنِي بَاسِ سَعَى أَنُومِ فِي أَيْكِ بَاسِ سَعَى
أَوْ سَوَانِ فِي رَسُولِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى سَنَا هِيَ كِي فَرَا تِي تِي لَا تَخْذُوا قَبْرِي عِيدًا وَلَا يَكُونُ مَقْبَرًا وَلَا يَكُونُ مَوْثُوقًا
عَلَى فَإِنْ صَلَّوْكُمْ وَسَلَّمْكُمْ يَلْفِي حَتَّى أَكْتُمَ مِيرِي قَبْرِ كُو عِيدِ نَبَاؤِ أَوْ رَاپَنِي كِي وَرَ كُو قَبْرِ نَبَاؤِ أَوْ رَجْهِي بِرُودِ
بِهِ جُكِيُونَا تَمَا أَوْ رُو دُو سَلَامِ مَجْهِي پُونْجَا هِيَ تَمِ كَمِينَ هُوَا سَ حَدِيثِ كِي يَهْنِي هِيَ هُوَا سَكْتِي مِينَ كِي قَبْرِ تَامِ كِي
جَلَّهْ هِيَ أَوْ سَبْرِ كَرِ عِيدِ كِسِي خُوشِي نَكِرِ أَوْ رَاپَنِي كِي وَرُونِ مِينَ مَرْدُونِ كِي مَانْدِ بِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى كِي نَبَاؤِ لَكِينِ
تَمَا هَرِ تَرِي مَعْنِي مِينَ كِي مِيرِي قَبْرِ عِيدِ كَا سَا اِجْتِمَاعِ نَكِرِ أَوْ رَمِيلَانِ لَگَا أَوْ رَاپَنِي كِي وَرُونِ مِينَ قَبْرِ نَبَاؤِ أَوْ رَاپَنِي
تَقْدِيرِ پَنْطَا هَرِ إِيْسَا مَعْلُومِ هُوَا تَا هِيَ كِي قَبْرِ كِي بِاسِ جَا كَرِ هِيَ دَعَا كَرَا اِجْمَاعِ نَهْنِينَ اِگَرِ دَعَا خُدَايِ تَعَالَى هِيَ مَانَكِي
أَبَا وَا سَ مَقْبُورِ كُو مَرَفِ وَسِيلَةِ جَانِي كِي وَنَكِي يَهْ بَاتِ اِگَرِ فِي اِجْمَاعِ جَانِي لَكِينِ مِينَ بَدْعِيَتِ نَكَا وَرَا ذَكَرَ كَلْمَا كَرِ
كِي صَلَّيَا كِي قَبْرِ وَرُونِ پَرِ عِيدِ كَا سَا اِجْتِمَاعِ كَرِي لَكِي مِينَ كَا وَوَلَكُونُ عَلَيَّ لَبْدَا عَنِ اسْ لَمَانِ سَكِي هَامَرِي حَاجَتِ
بَرَاوِي نَامَا دَانُونِ كَا شَيْبَةَ لَگْ جَا تَا هُوَا وَرِ هَتِيرِ جَانِي لَكِي مِينَ كِي مَقْبُورِ بَالَا اِسْتِقْلَالِ مَتَصَرَفِ هُوَا وَرَ خَلْقِ
فَيْضِ پُونْجَا سَكْتَا هِيَ حَالَا نَكِي يَهْ بَاتِ صَافِ شَرِكِ عَلِيِّ هُوَا مَرْدِ سَعَى پَرِ اِحْتِقَادِ كَرِي خَوَا زَنْدِ سَعَى پَرِ قَالِ اللَّهُ
تَعَالَى وَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ تَعَالَى مَعَ اللَّهِ أَهْدَاؤُهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَا وَوَلَكُونُ عَلَيَّ لَبْدَا

صوفیوں نے فریاد کیا کہ اگر
 عمرہ کی سعادت میں قسم
 خالی نہ داخل ہوئی تو میں
 درخشاں کی طرح ہوں تو
 اور میرے لیے تو انسانی
 شرم کے لیے ہے "

علامہ تمام انجیل خوانان
 یافزون میں نماز پڑھتے
 ہیں " علامہ جو شخص اس
 کے ساتھ دعا پڑھے اس پر
 اس کے احاطہ کے قریب
 ہوتی ہے کہ ایک بندہ "

علامہ دیکھو وطن بڑی
 عالی سعادت و مسرت ہے
 کہ اس میں روزن
 انسان کی طرح
 ہوتی ہے درمیان اس کے
 ت "

یعنی مسجد میں خدای کے واسطے ہیں سو نہ پکارا اور اس کے ساتھ کسی کو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہو کر آیا ہو خدا کو
 پکارتا ہو لوگ اور پیغمبر ہو جاتے ہیں اس گمان سے کہ شاید یہی مالک مختار ہو جو پاپوں اس سے مانگ لیں
 حالانکہ یہ گمان محض باطل ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ حق تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہو کہ میں نے اے محمد کہ میں اپنی جان کے
 فسخ و نقصان کا مالک نہیں کہ قل لا املك نفسي الاية اور شیخ عبدالحق دہلوی رح نے مشکوٰۃ کے ترجمے میں
 کمال کر لکھ دیا ہے کہ پیغمبروں کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں سب و نکی بھی قبول نہیں ہوتیں سنو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اذ اسالت ناسا ل الله و اذا استعنت فاستعنت بالله یعنی
 اگر تو سوال کیا چاہے تو اللہ ہی سے کر اور اگر مرد و ہونڈ یا چاہے تو اللہ ہی سے ڈھونڈہ اور کسی سے کچھ
 نہیں ہوتا ع کہ عاجز ترست از منم ہر چہ ہست بد ظاہر اس را یہ ہے کہ جو کام حق جل و علا سے خاص ہیں
 انہیں دوسرے سے نہ مانگنا نہیں درست جیسے مارنا جلانار و زری اور اولاد کا دینا و عیسٰی زک
 اور اگر بالکل سوال و استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگوں سے دعا سنگوانا اور نوکر دن سے کام و ن میں
 نہ چاہنا ہی منع ہو جائے حالانکہ یہ منع نہیں بہر زمانہ ہے کہ رُحِیَّتِ اللہ قَلَام و حَقِیَّتِ الصَّحْفِ یعنی جو کچھ
 ہونا تھا سو پہلے ہی لکھ لیا گیا اب کسی کی سعی سے کیا ہوتا ہو اور ہاں یہ گئے قلم اور سو کہ کئے ورق فلو
 جَعَلْنَا لَیْلًا وَاَنْ نَفْعُوکَ بِمَا لَمْ یَلْمِیْکُمْ لَمْ نَعْمَدْ لَکُمْ وَاَعْلَیْہِ یعنی اگر سارا مال بے رنما و سکی تجھے فسخ ہو چکا
 چاہے تو کچھ بھی نہ ہو اور کیا خوب اشعار میں کتاب الفرج بعد السدة میں قطعہ خدا سے عز و جلال کر کوئی خواست
 چہ باک باشد اگر حجب خلق بدخواہ اندہ و گر چنانچہ بدی خواست جملہ عالم بد از انکہ نیک ساند زبوت کوتاہ اندہ ہمہ
 یقبضہ تقدیر ایزد و اند اسیر اگر کہین غلام ضعیف و گر شاہ اندہ ای جان جہان اگر وہ ہی مہربان تو سب ہیں
 مہربان اگر وہی نہ سے تو کیا دیوین سلیمان پکار کر فرماتا ہو قرآن میں لَا یَسْکُتُونَ اِلَّا مَنْ اَرَادَ کُلُّ شَیْءٍ
 یعنی بے مرضی او سکے کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے دعا کی ہو کہ اَللّٰهُمَّ لَا تُجْعَلْ قَبْرِیْ وَثْنًا بَعْدَہُ یعنی بار خدا یا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش
 کی جائے یہاں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا سے امت سے شرک کا بہت خوف
 تھا اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالیٰ میری قبر کو بچالے اور امت کی قبروں کے واسطے یہ دعا
 نہ مانگی اس سے معلوم ہوتا ہو کہ آپ کو کشف سے معلوم ہوا ہو گا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہے اور خواہ
 بہ الدین نقشبند رح کے وقت میں ہی اعتماد میں لوگ افرام کرتے تھے اس سبب اکثر حضرت پیت
 پڑھا کرتے تھے پیت تو تا کر گور مردان را پستی + بگر و کار مردان گردستی + چنانچہ مشائخ
 نقشبندیہ کی کتابوں میں مسطور ہے کہ جو شخص جانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

یعنی مسجد میں خدای کے واسطے ہیں سو نہ پکارا اور اس کے ساتھ کسی کو اور جب خدا کا بندہ کہ پیغمبر ہو کر آیا ہو خدا کو
 پکارتا ہو لوگ اور پیغمبر ہو جاتے ہیں اس گمان سے کہ شاید یہی مالک مختار ہو جو پاپوں اس سے مانگ لیں
 حالانکہ یہ گمان محض باطل ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ حق تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہو کہ میں نے اے محمد کہ میں اپنی جان کے
 فسخ و نقصان کا مالک نہیں کہ قل لا املك نفسي الاية اور شیخ عبدالحق دہلوی رح نے مشکوٰۃ کے ترجمے میں
 کمال کر لکھ دیا ہے کہ پیغمبروں کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں سب و نکی بھی قبول نہیں ہوتیں سنو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اذ اسالت ناسا ل الله و اذا استعنت فاستعنت بالله یعنی
 اگر تو سوال کیا چاہے تو اللہ ہی سے کر اور اگر مرد و ہونڈ یا چاہے تو اللہ ہی سے ڈھونڈہ اور کسی سے کچھ
 نہیں ہوتا ع کہ عاجز ترست از منم ہر چہ ہست بد ظاہر اس را یہ ہے کہ جو کام حق جل و علا سے خاص ہیں
 انہیں دوسرے سے نہ مانگنا نہیں درست جیسے مارنا جلانار و زری اور اولاد کا دینا و عیسٰی زک
 اور اگر بالکل سوال و استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگوں سے دعا سنگوانا اور نوکر دن سے کام و ن میں
 نہ چاہنا ہی منع ہو جائے حالانکہ یہ منع نہیں بہر زمانہ ہے کہ رُحِیَّتِ اللہ قَلَام و حَقِیَّتِ الصَّحْفِ یعنی جو کچھ
 ہونا تھا سو پہلے ہی لکھ لیا گیا اب کسی کی سعی سے کیا ہوتا ہو اور ہاں یہ گئے قلم اور سو کہ کئے ورق فلو
 جَعَلْنَا لَیْلًا وَاَنْ نَفْعُوکَ بِمَا لَمْ یَلْمِیْکُمْ لَمْ نَعْمَدْ لَکُمْ وَاَعْلَیْہِ یعنی اگر سارا مال بے رنما و سکی تجھے فسخ ہو چکا
 چاہے تو کچھ بھی نہ ہو اور کیا خوب اشعار میں کتاب الفرج بعد السدة میں قطعہ خدا سے عز و جلال کر کوئی خواست
 چہ باک باشد اگر حجب خلق بدخواہ اندہ و گر چنانچہ بدی خواست جملہ عالم بد از انکہ نیک ساند زبوت کوتاہ اندہ ہمہ
 یقبضہ تقدیر ایزد و اند اسیر اگر کہین غلام ضعیف و گر شاہ اندہ ای جان جہان اگر وہ ہی مہربان تو سب ہیں
 مہربان اگر وہی نہ سے تو کیا دیوین سلیمان پکار کر فرماتا ہو قرآن میں لَا یَسْکُتُونَ اِلَّا مَنْ اَرَادَ کُلُّ شَیْءٍ
 یعنی بے مرضی او سکے کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا فرشتہ ہو کہ انسان اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے دعا کی ہو کہ اَللّٰهُمَّ لَا تُجْعَلْ قَبْرِیْ وَثْنًا بَعْدَہُ یعنی بار خدا یا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش
 کی جائے یہاں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا سے امت سے شرک کا بہت خوف
 تھا اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالیٰ میری قبر کو بچالے اور امت کی قبروں کے واسطے یہ دعا
 نہ مانگی اس سے معلوم ہوتا ہو کہ آپ کو کشف سے معلوم ہوا ہو گا کہ یہ فتنہ ضرور شدنی ہے اور خواہ
 بہ الدین نقشبند رح کے وقت میں ہی اعتماد میں لوگ افرام کرتے تھے اس سبب اکثر حضرت پیت
 پڑھا کرتے تھے پیت تو تا کر گور مردان را پستی + بگر و کار مردان گردستی + چنانچہ مشائخ
 نقشبندیہ کی کتابوں میں مسطور ہے کہ جو شخص جانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

یا اور کسی نبی کو علم غیب تھا کا فرہو جاے وہی شرح فقہ الاکبر لملّا علی بن النضر بن سرح اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَا یَعْلَمُوْنَ السَّغِیَاتِ مِنَ الْأَشْیَاءِ إِلَّا مَا أَظْهَرَ اللَّهُ تَعَالٰی أَحْیَانًا وَذَكَرَ الْحَقِیقَةَ تَصْرِیحًا بِالتَّكْفِيرِ بِعَقْدٍ أَنَّ النَّبِیَّ عَلِمَ لِطَبْعِهِ الْعَاثِقَةِ قَوْلَهُ تَعَالٰی قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغِیْبُ إِلَّا اللَّهُ وَصَحِّحَ بِنَارِی وَمُسْكُوَّةٌ مِنْ هَوَکَ الْفَضْلِ

چونکہ بیان شادی میں دت بجا بجا کر گارہیں تھیں ہمیں ایک کئے لگی ع وَفِينَا نَبِیُّ یُعَلِّمُ مَّا فِی خَدْرِهِ

یعنی ہمارے درمیان ایسا نبی ہو کہ کل کی ہوسنے والی بات جانتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہ خدا سے جل و ملا ہوگا اور سب مسلمانوں کو شرک سے بچا دے گیونکہ یہ حسین معاف ہوتا اور اسکے سوا اس معاف ہو جاتا ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ تُشْرَکَ بِهِ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَٰلِكَ لِمَنۢ یَّشَآءُ

م

الحمد لله والثناء له في رسالته ببيان احوال بعث وشرين ترجمه وفاق لاخيه

تصنیف امام محمد رضا علی رحمۃ اللہ علیہ کلمہ چند اوراق حالات

قرپرستی میں باہتمام محمد عبد الواحد ولد

محمد مصطفیٰ خان ابن حاجی محمد روشن خان غفرلہما

المنان کے شہر کہنو محلہ محمود نگر مطبع مصطفائی

زمین نارنج بستم ربیع الثانی نے

[illegible]

رویک سحری من چایا

تنگی فقط

دیکھو جنہیں رکنا
 کوئی دوا نہ ملے
 اور زمین میں بھی
 چیزی نہ ملے کہ اللہ
 تعالیٰ کے لئے
 کیا دے گا شریک
 ہر لئے اور اس
 پر خستہ ہو جا
 بیٹ "

رسالہ موضح الکبائر والبعث والرسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر و س خداوند کو لائق ہے جس نے ہمارے پیدا کیا اور ہماری ہدایت کی واسطے یعنی میری راہ سے سید ہی راہ کی طرف بلانے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں لیجانے اور حلال و حرام پہنچا دینے کے لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب کو جو رب النور کی طرف بھیجا اور قرآن شریف کو ان کے اوپر نازل کیا اور ان کو خاتم انبیاء بنایا اور سب پیغمبروں میں انہیں سردار کیا اور سب ان کو بڑا مرتبہ دیا اور اردن پر ان کو بڑی بڑی بخشی اور ان کا نام قیامت تک برحق کہا اور ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا یا شفاعت کا مرتبہ بخشا جس سے بے انتہا غنایت کیے اور ان کو ان امورات شرعیہ کو سکھانے یعنی کھانا روزہ حج زکوٰۃ درود بیچ بکیر تحمید تہلیل تلاوت خیر خیرات و کمانے پہنچنے سونے بیٹھنے اور کام کرنے کے طریقے بتانے اور موت و حیات کی سیکھنے سکھانے وغیرہ کے حکام بتانے اور تقویٰ پر ہنگامی فلاح و اتفاق محبت آپس کی موافقت کی باتیں اور جو اس کے مانند جو ان سب کے کرنا حکم کیا اور برے کاموں سے منع فرمایا جس کی تفصیل عام و خاص مع منین کے بوجہ کی واسطے اس کتاب میں لکھی جاتی ہے باقی ہی پروردگار تو ان کو قیاس کر اپنے تئیں پچاویں کہ اللہ رسول کے سوا قیامت کے دن دلیل و شرمندہ نہیں جن باتوں کا فعل اس ملک ہندوستان میں زیادہ رواج ہو گیا ہے اور ان کو نبی مہنام لکھ دیا کہ مسلمان اس کو سمجھ بوجہ کر ان کاموں کے گرد و نجاویں اور باپ دوسرے کے چکر لگی کرین کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر آدمی کو اپنے اپنے کام کا علاحدہ علاحدہ جواب دینا ہوگا اور وقت پانچا دسے پروردگار ان باتوں کے کرے نہیں دکتے ہیں یا آپ ہی کرے ہیں کچھ کام تو ایسے ایسے ہیں کہ ان کو آخرت پر اور اللہ کو نیت و کمانا ہی ہو شیا ہو جاوے برے کاموں سے اپنے تئیں پچاویں چھوڑ دو آخر چھوڑ گئے پھر کام تو ایسا ہے کہ ہم چھوڑ جائے

برے کاموں کی تفصیل یہ ہے

شرک کرنا یعنی اللہ صاحب کی قدرت اور علم و وسعہ میں سمجھنا یا اس کی ہی تعلیم کے کام و دوسرے واسطے کرنا یا اس کے سوا اور کسی تذکرہ و عزت کسی مطلب کے لیے ماننا یا اس کے سوا اور کو شکل کے وقت بکارنا دہائی دینی اور اس کو مدعا ہنی یا اس کو بے وقت حاضر و ناظر دیکھنے والا بننے والا بوجہ بناحق کسی کو ڈالنا یا شکی چیز شراب تازی گانچا ہانگ پوست فیون مدک چرس وغیرہ توڑنا یا بست پینا پلانکمانا کھانا یا بغیر نکاح سوا اپنی لونڈی کے دوسری عورت کے پاس جانا یا مرد یا عورت کے ساتھ

اور قیاس کے نشانہ اور اس کے حکم سے منکر ہونا۔ ڈاڑھی مثلاً فی التوبین بڑائی چھوٹے روپے کے باسن میں کھانا
پینا چھوٹے روپے کا زیور شین کپڑا زریحہ جو تزینت کیلئے مرد کو پہننا۔ ہاتھ پاؤں میں تنگ وردہ تو نہیں تھی
لگانا۔ وہ لوگ طہور ستار و تار سے منڈا کرنا۔ سارنگی بجانا یا قصد آنا۔ اوسکے بجانا اوسے کو کچھ دینا۔ ناچ کھینا
ناچنے والے کو کچھ دینا۔ بجانا لے اور ناچنے والوں کی تعریف کرنی۔ چٹخ چٹخ جو بگڑنے لگتی ہو جی بازسی آتش بازی کیلئے
آہیں اچھے وقت کو ضائع کرنا۔ حرام چیز پر سیمہ لکھنی۔ چھوٹی بات پر اسد کو گواہ ماننا۔ کافر و کھوکھلے کو بڑائی کرنی
اور اونکی سیوٹ کے موافق کچھ کام کرنا۔ اور اوسکے پوجے کی چیز کمائی۔ کسی پر شیعہ امام شیعہ ہوت پر ہی کے نام کی
چوٹی رکھنی۔ سیتلایا اور کسی مرض کا پوجا کرنا۔ لونڈی غلام کو حقیر جاننا۔ اوسکے مقدور سے زیادہ اوسے کام لینا۔
اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو مسلمان کو لازم ہو کہ آپ ہی اوس میں اونکا شریک ہو۔ بغیرتی کے کسی نام لیکر کانا
اپنے دل کو پرے اندیشہ میں رکھنا۔ رات دن اچھے کھانے پینے کی فکر میں رہنا۔ مقدور ہوتے بابا پور حق دار و
کمی خدمت نہ کرنی۔ استا و پر اپنے بڑے بے ادبی کرنی۔ بہانا کر کے شرعی احکام سے جیسا نماز روزہ حج زکوٰۃ
وغیرہ باز نہ ہونا۔ اس کی دی ہوئی نعمت میں غفلت کرنا۔ حیض نفاس کی مہینہ عورت کے پاس چلنا۔ عورت کو ناگوار
سامنے ہونے دینا۔ خلاف شرع باتوں میں جو روکی تابعداری کرنی۔ بے ضرورت جو رو کو اور اور دہرائی کی نصحت
دینا۔ مقدور رہتے جو رو کو کھانے پینے کی تکلیف دینی۔ بگانی عورت پر بد نظر کرنی۔ جو رو و نہیں برابر
نہ کرنی۔ جو رو کو کے کی خاطر سے خلاف حکم خدا و رسول کے کام کرنا۔ جو رو کو اپنے خاوند سے نافذ کرنی۔ غلو
کی بلائی عورت کو حاضر نہ ہونا۔ ہر بات میں اس کی شکر کرنی۔ اوس کی می چیز کو اپنے سے ناخیر سمجھنا۔ اسے اجازت خانہ
سوسے بابا کے دوسرے کے گرجانا۔ اور حکم اوسکے کسی محرم کے روبرو نہ ہونا۔ خاوند کے مقدور سے کھانے پینے میں
زیادہ طلبی کرنی۔ ہر بات میں اوسکے دل کو خچ میں ڈالنا۔ اوسکے مال کی حفاظت نہ کرنی۔ عورت کو منڈانا۔ عورت کو
مرد کی صورت بنانا۔ مرد کو عورت کی صورت بنانا۔ خلاف شرع کسی قبر کی زیارت کرنی۔ یا اس واسطے سفر کرنا۔ جو رو کو
عورتوں سے مساحقہ کرنا یعنی پیٹی لڑائی۔ کمانیکو برا کرنا۔ کسی کے گھر میں بے اجازت گھسنا۔ باوجود قدر کے نصیحت کو
ترک کرنا۔ لوگوں کے کھانا کو عبادت کرنی۔ اپنی عبادت و تقویٰ پر دعویٰ کرنا۔ گرائی کی نیت سے غلہ بند کرنا۔ جو رو
فرشی کرنی۔ تالاب عیدہ قبر کی اوسکے واسطے جانور فحش کرنا۔ قبر کو سجدہ یا طواف کرنا۔ جاندار کی تصویر بنانی۔ یا اوسکو
اپنے گھر میں رکھنا۔ حرام کے روپوں سے مسجد عید گاہ یا کوئی مکان عزت کا بنانا۔ جس قبر میں لاش نہوا اوسکو سلام نہ پڑا
کرنا۔ تغریہ بنانا۔ مرثیہ خوانی کرنی۔ کسی کے غم میں گریبان پہنا کرنا۔ یا چھاتی کو ٹٹا کر دینا یا غمی کا کپڑا کرنا۔ یا
کسی کے نام کی بدی ڈالنی۔ ناک کان چھیدنا۔ اور ناک کانکے چھید نیکی و متعینا والا کرکھونکے کان چھید نہیں مضائقہ
نہیں شب برات میں گھبراہٹ اور افغان کرنا۔ قرون پر روشنی کرنی۔ کبیر کھلائی ساگرہ اطفال کی کرنی۔ مجلس سیم

